# THE
# SENATE OF PAKISTAN
# DEBATES

*OFFICIAL REPORT*

Friday, the May 11, 2012
(81st Session)
Volume V, No.09
(Nos.1- )

**CONTENTS**


| | | Pages |
|---|---|---|
| 1. | Recitation from the Holy Quran …………… | 1 |
| 2. | Questions and Answers …………………… | |
| 3. | Leave of Absence ………………………… | |
| 4. | Further Discussion on the Motion ……….. | |
| 5. | Calling Attention Notice …………………. | |
| 6. | Constitution of Functional and Standing Committees..................................................... | |


*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.*

Volume-V SP.V(09)/2012
No. 09 12

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, May 11, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes past ten in the morning, with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

----------------

*Recitation from the Holy Quran*

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ
سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿١١﴾

ترجمہ: (ہر) انسان کے لیے یکے بعد دیگرے آنے والے (فرشتے) ہیں جو اس کے آگے اور اس کے پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے آپ میں خود تبدیلی پیدا کر ڈالیں، اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ (اس کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے) عذاب کا ارادہ فرما لیتا ہے تو اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، اور نہ ہی ان کے لیے اللہ کے مقابلہ میں کوئی مددگار ہوتا ہے۔

(سورۃ الرعد، آیت ۱۱)

(جاری-------T02)

T2-11-05-2012 ER/4/Bhatti/ED: Mubashir 10:40 A.M.

## QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ We take up questions. Question No. 20 of Senator Talha Mehmood *Sahib*.

Q. No. 20

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو انہوں نے جو لکھا ہے کہ officers دن گیارہ بجے سے پہلے اور بعد میں 26 ڈگری سے کم پر AC کا استعمال نہیں کر سکیں گے۔ صفحے کے دونوں اطراف کو استعمال میں لانا چاہیے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے، میں انہیں appreciate کرتا ہوں۔ جناب والا! صفحہ نمبر 7 پر business promotion کا item ہے، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ business promotion کیا ہے اور اگر مجھے یہ بھی بتا دیں کہ نئے انجن خریدنے اور پرانے انجنوں کی مرمت پر انہوں نے کتنے اخراجات کیے ہیں؟ کیا ان تین سالوں میں ان کا audit ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر برائے ریلوے۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائد ایوان): جناب چیئرمین! وزیرِ ریلوے نے مجھے inform کیا ہے کہ ان کے ایک سابق لیڈر اجمل خٹک صاحب کے مزار پر بم دھماکہ ہوا ہے اور اس سلسلے میں وہ وہاں پر ہیں، اس لیے آج وہ ایوان میں آنے سے قاصر ہیں۔ میں آپ کو suggest کروں گا کہ اس سوال کو defer کر دیا جائے۔

Mr. Chairman: The question stands deferred for next rota day. Next question No. 22 of Senator Talha Mehmood *Sahib*.

Q. No. 22

Mr. Chairman: Any supplemenetary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! اس میں corruption and fraud cases کے حوالے سے جو تفصیلات دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔ جہانگیر بدر صاحب! اس سوال کو کون respond کرے گا؟

جناب نذر محمد گوندل (وزیر برائے CADD): جی میں respond کروں گا۔

Mr. Chairman: Please continue.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: کیا وزیر محترم مجھے بتا سکتے ہیں کہ اس وقت وزارت اور اس کے ملحقہ محکموں کے کوئی پرانے مقدمات FIA or other agency کے پاس زیر التواء ہیں؟ نمبر ۲۔ اس کے علاوہ کیا انہوں نے ایسے واقعات کو روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب چیئرمین! انہوں نے تین سالوں کا record مانگا ہے اور اس کے مطابق FIA کے پاس کوئی مقدمات نہیں ہیں۔ جو cases detect ہوئے ہیں، ان میں سے mostly لوگوں کو سزا دی جا چکی ہے، ان میں termination of services, کوئی recovery کے cases ہیں اور اس وقت FIA کے پاس کوئی cases نہیں ہیں۔

نمبر ۲۔ ان کے سوال کا دوسرا حصہ یقیناً اس میں وزارت کے تمام attached departments پر ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے، اس قسم کا کوئی بھی مسئلہ ہو وہ vigilant کرتی ہے۔ جناب والا! اگر اتنے cases detect ہوئے ہیں تو یقیناً ایک system کے تحت ہوئے ہیں اور وہ system Ministry of Information and Broadcasting میں پوری طریقے سے کام کر رہا ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی specific case ہو تو وہ بھی ہم بتانے کو تیار ہیں۔

Mr. Chairman: There is no other supplementary. Next question No. 24 of Senator Talha Mehmood *Sahib*.

Q. No. 24

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! یہ سوال بھی وزارتِ ریلوے سے متعلق ہے اور وہ بتا رہے ہیں کہ وزیر صاحب آج نہیں آئیں گے تو اس لیے اسے بھی defer کر دیں۔

Mr. Chairman: Answer taken as read

اور جیسے آپ نے خود بتایا کہ ریلوے کے وزیر نہیں ہیں تو اس کو defer کر دیتے ہیں۔ Next question No. 26 of Senator Farhatullah Babar *Sahib*.

Q. No. 26

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! میں کمیشن کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس کی report, will it be made public or not?

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ (وزیرِ مملکت برائے داخلہ): جناب چیئرمین! جو پہلا کمیشن تھا اس کی report Supreme Court of Pakistan میں آچکی ہے وہ Supreme Court of Pakistan اور وزیراعظم پاکستان کو پیش کر دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I would like to ask the honourable Minister that I hope he knows that missing persons کا معاملہ کتنا سنگین، کتنے دکھ، کتنے درد کا باعث ہے اور پاکستان کے آئین میں international law کی کتنی violation ہوتی ہے۔ کبھی تو کمیشن ہوتا نہیں ہے اور جب یہ appoint بھی ہوتا ہے تو 538 cases اس کے پاس آتے ہیں اور صرف 209 آدمی ملتے ہیں۔ سپریم کورٹ کو اس پر *suo moto* notice لینا پڑتا ہے۔ ان بے چارے missing persons کے family members کو Constitution Avenue پر آکر مہینوں اپنا camp لگانا پڑتا ہے۔ اگر کوئی guilty ہے تو اس کو normal court of law میں لائیں، اس کے لیے پاکستان میں law exists کرتے ہیں، قانون کے تحت ان کے ساتھ کام کریں۔ یہ missing persons کی curse جو پاکستان پر آئی ہوئی ہے، یہ کب ختم ہو گی؟ یہ حکومت اور پاکستان کو اتنی بدنامی دے رہی ہے کہ آپ لوگ اس پر سوچ بھی نہیں سکتے۔ جتنا بھی اچھا کام ہو رہا ہے وہ سارا صرف ان missing persons کی وجہ سے مٹ رہا ہے۔ 'The evil that men do lives after them; the good is oft interred with their bones'. آپ کتنا بھی اچھا کام کر لیں، لوگ سب بھول جائیں گے لیکن اس evil کے لیے آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے کیا سوچا ہے؟ آپ کا کیا programme, vision and monitoring ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر برائے داخلہ۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! حکومت نے اس پر بڑا promptly act کیا ہے اور جتنے بھی missing persons report کیے گئے، ان کے بارے میں وزارتِ داخلہ نے FIR درج کروا دی تھیں۔ اس پر دو کمیشن آئے، ایک کمیشن کے بارے میں میں نے بتایا جس کی report آچکی ہے، اس کے بعد اس کی continuity میں ایک second Commission بنا جو سپیریم

کورٹ کے ریٹائرڈ جج جناب جسٹس جاوید اقبال کی سربراہی میں اس وقت کام کر رہا ہے تو جو پہلا کمیشن کام کر رہا تھا اس میں 134 missing persons trace ہوئے تھے اور وہ حکومت کی کوشش سے ہوئے تھے، اس میں ہماری وزارت نے بڑا actively action لیا۔ اس میں 96 ایسے لوگ شامل تھے جو اس ambit میں نہیں آتے تھے، لوگوں نے کہہ دیا کہ غائب ہیں لیکن وہ ہمارے کمیشن کے دائرہ کار میں نہیں آتے تھے۔ اس کے علاوہ 24 لوگ وہ تھے، جن کا کوئی address ہی نہیں تھا، صرف صوبے کا نام تھا اور ان کا اپنا نام تھا تو وہ کیسے trace out ہو سکتے ہیں؟ اس طرح انہوں نے total 254 cases کی disposal کی جن میں 134 لوگ trace out بھی ہوئے۔ اس وقت جو کمیشن جناب جسٹس جاوید اقبال صاحب کی سربراہی میں کام کر رہا ہے، اس نے بھی حکومت کی کوششوں سے 181 ایسے لوگوں کو trace کیا ہے۔ انہوں نے اس وقت تک 217 مقدمات dispose of کر دیے ہیں۔ حکومت اس پر promptly action لے رہی ہے، یہ ایک مسئلہ ضرور ہے لیکن حکومت اس میں اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! صفحہ نمبر 20 پر انہوں نے جو تفصیل دی ہے، اس میں سب سے آخر میں انہوں نے لکھا ہے کہ جو زبردستی گمشدگی ہوئی اس کی second inquiry commission کی رپورٹ ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ inquiry کب conduct ہوئی؟ اس کی رپورٹ کس وجہ سے تیار نہیں ہو پا رہی، اس میں کیا shortcoming آرہی ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! اس پر کمیشن کام کر رہا ہے اور جناب جسٹس جاوید اقبال صاحب اس وقت ایبٹ آباد کمیشن کے بھی سربراہ ہیں، اس حوالے سے ان کی اپنی مصروفیات ہیں لیکن حکومت کی طرف سے اس پر کوئی کوتاہی نہیں ہے، ہم ہر طرح کا تعاون کر رہے ہیں۔ اب یہ کمیشن کی بات ہے کہ وہ کب وقت نکال کر اس پر اپنی report finalize کرتا ہے، پہلے کی رپورٹ آچکی ہے، اس second commission کی رپورٹ بھی انشاءاللہ آجائے گی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! میرا سوال یہ تھا کہ inquiry commission کی رپورٹ تاحال موصول نہیں ہوئی، یہ inquiry کس تاریخ کو شروع ہوئی؟

(جاری----T3)

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں نے question یہ کیا تھا کہ Enquiry Commission کی رپورٹ تاحال موصول نہیں ہوئی۔ میرا آپ سے سوال یہ تھا کہ یہ enquiry کس تاریخ کو شروع ہوئی ہے؟ کیوں نہیں ہوئی یہ تو آپ نے بتادیا لیکن کس تاریخ کو شروع ہوئی ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: Enquiry Commission کا یہ ایک مسلسل عمل ہے کہ جو missing persons کے بارے میں ان کی رپورٹس آتی ہیں اس پر کمیشن کارروائی کرتا ہے۔ یہ ایک independent Commission ہے۔ حکومت کمیشن کو مجبور نہیں کرسکتی کہ وہ اتنے دنوں میں رپورٹ پیش کرے لیکن حکومت جو بھی کمیشن سے تعاون ہوسکتا ہے، جو ان کے پاس رپورٹس ہیں اس پر کمیشن حکومت سے جو action چاہتا ہے حکومت وہ کر رہی ہے اور آپ نے دیکھا کہ میں نے جو پہلے figures دیئے ہیں اس میں 134 لوگ پہلے trace ہوئے ہیں اور 181 trace out ہوئے ہیں۔ government کی طرف سے مکمل تعاون ہے۔ اب independent commission ہے تو یہ ان پر ہے کہ وہ کب تک رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میرا یہ سوال ہی نہیں ہے۔ میں صرف چاہتا ہوں کہ قوم کو یہ پتا چلے کہ یہ انکوائری کس تاریخ کو شروع ہوئی ہے، اس کو کتنے سال گزر چکے ہیں اور یہ کتنا period لے رہی ہے یہ قوم کو پتا چلنا چاہیے۔ آپ جو بات کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں کہ یہ ہماری shortcoming ہے لیکن لوگوں کو پتا چلنا چاہیے کہ کتنے سالوں سے یہ pending پڑی ہیں اور ہمیں یہ حساب دیں کہ اتنے عرصے سے انہوں نے اس کو pending رکھا ہے اور لوگ مصیبت میں ہیں، مشکلات میں ہیں۔ وہ یہاں پر دھرنا دیتے ہیں اور میں ایک خاتون کو ٹیلی وژن پر دیکھ رہا تھا کہ اس نے یہاں اسلام آباد میں دھرنا دیا اور وہ کراچی سے آئی تھی۔ جیو پر اس کا پروگرام چلا اور اس کے کچھ دنوں بعد جو اس کا شوہر ڈیڑھ سال سے غائب تھا وہ اس کے گھر پہنچ گیا اور جیو پر میں نے دیکھا کہ ان کا شکریہ ادا کیا جارہا تھا کہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے مدد کی۔

Mr. Chairman: Thank you, Minister for Interior.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! Second Commission 1st March 2011 کو بنا اور 2011 سے یہ کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں آپ کا reply ہے کہ the second commission of enquiry on enforced disappearances has not prepared report as yet. By what time the report would be prepared? یہ ذرا پتا کر لیں۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: میں پتا کر لوں گا۔

Mr. Chairman: Thank you, Syed Muzaffar Hussain Shah.

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Sir, will the Minister for Interior be pleased to state that as and when the report is completed, does he give an undertaking to the House that the same would be published for public information, one. And that the first report of the Commission, he refers to the second report, was that published to be in a position to inform people as to what the details and causes of these cases of disappearances were?

Mr. Chairman: Minister for Interior?

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! پہلی رپورٹ Supreme Court of Pakistan کو Enquiry Commission نے پیش کی ہے اور وزیر اعظم پاکستان کو پیش کی ہے and it is a confidential report. لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس میں جو چیزیں point out ہوئی تھیں، Prime Minister Secretariat کی طرف سے ministry کو اس بارے میں کہا گیا کہ ان چیزوں کے بارے میں action لیں اور حکومت ان پر action لے رہی ہے۔ جہاں تک رپورٹ کا تعلق ہے، رپورٹ یقیناً جب ministry کو وصول ہوتی ہے تو ہم اس کو publish کریں گے۔

**Mr. Chairman:** Thank you, next question Farah Aqil Sahiba, do you want to ask a supplementary? This is last supplementary on this question.

**Senator Farah Aqil:** Thank you sir

میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جن لوگوں کو آپ، ایجنسیاں پکڑ کر لے جاتے ہیں ان پر پھر کیس چلتے ہیں۔ میں خود کیمپ میں گئی تھی اور وہاں کے affected لوگوں نے بتایا کہ جن بندوں کو پکڑا گیا ان پر کیس چلے۔ کورٹ نے ان کو رہا کر دیا اور ہم باہر ان کو receive کرنے کے لیے کھڑے ہیں، وہ باہر آتے ہیں تو پھر ایجنسیوں کی گاڑیاں تیار کھڑی ہوتی ہیں جو ان کو واپس گاڑیوں میں ٹھونستے ہیں اور لے جاتے ہیں۔ اس بات کا کوئی جواب دے گا کہ یہ کیا طریقہ ہے کہ جب کورٹ میں ان پر جرم ثابت نہیں ہوا، کئی کو تو ظاہر ہے شبے میں پکڑلیا جاتا ہے، ان پر کچھ ثابت نہیں ہوتا اور ان کو رہا کر دیا جاتا ہے مگر پھر واپس ایجنسیاں ان کو گاڑیوں میں ڈال کر نامعلوم جگھوں پر لے جاتی ہیں۔ اس کا جواب دینا آپ پسند کریں گے؟

**Mr. Chairman:** Minister for Interior.

**چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ:** جناب چیئرمین! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے، عدالتوں کے فیصلوں میں حکومت نے خود ایف آئی آر درج کروائی ہے۔ موجودہ حکومت سے پہلے تو کوئی ایف آئی آر ہی درج نہیں ہوئی تھی، ہم نے ایف آئی آر درج کروائی، investigations کروائیں اور بہت سارے actions ہوئے۔ جیسے میں نے دو بار figures repeat کیے ہیں کہ ہماری کوشش سے یہ لوگ trace out ہوئے ہیں۔ Government اس میں بڑی cautious ہے۔

جہاں تک عدالتوں کا role ہے، عدالتی فیصلے سب پر binding ہیں۔ یقیناً جو لوگ بری ہوتے ہیں ان کے ساتھ ایجنسیوں کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک فقرہ ہے جو ہمیشہ بول دیا جاتا ہے کہ missing persons ہر صورت میں ایجنسیوں کے کھاتے میں ڈال دیے جاتے ہیں، ایسا نہیں ہے۔ اگر کسی کی ضرورت ہو تو ہم as per rule and law action لیں گے اور law اور قانون اور ضابطے سے ہٹ کر حکومت اس پر کوئی ایکشن نہیں لے گی۔

**Mr. Chairman:** Next question Mudassar Sehar Kamran.

**Senator Muddassir Sehar Kamran:** Sir, Question No.27.

Mr. Chairman: Answer taken as read, any supplementary?

سینیٹر مد ثر سحر کامران: میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اگر ہماری extradition treaty ہے تو کیا وہ پچیس خواتین جو سعودی عرب کی جیلوں میں ہیں کیا ان کو لانے کے لیے کوئی کوشش کی گئی ہے؟ اس کے علاوہ as per the list provided by the Ministry of Interior ایسے لوگ بھی ہیں جو پندرہ سال، پانچ سال اور دس سال سے زیادہ عرصے سے سعودی عرب میں ہیں۔ کیا ان کے لیے کوئی کوشش کی جارہی ہے کہ ان کو پاکستان میں لایا جائے؟

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: ہمارا معاہدہ یقیناً ہے اس میں کوئی شک والی بات نہیں ہے۔ ہم تو ان لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں جو ہمیں مطلوب ہوتے ہیں۔ فرض کریں کہ یہاں سے کوئی ملزم بھاگ کر وہاں چلا گیا ہے۔ ان ملزمان کو ہم منگوا سکتے ہیں۔ ان کے بارے میں ہم request کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سعودی عرب کا اگر کوئی ایسا آدمی پاکستان میں ہے، جو وہاں کا ملزم ہے تو اس treaty کے تحت اس کے بارے میں وہ ہمیں کہہ سکتے ہیں اور ہم اس کو بھیجتے ہیں۔ اب تک ایک ہی ایسا ملزم ہے جو کسی اونٹ چوری میں مطلوب تھا۔ اس کے بارے میں انہوں نے ہمیں request کی تھی اس treaty کے تحت جس کو ہم نے بھیج دیا تھا۔

جہاں تک وہ پاکستانی جو اس وقت وہاں جیلوں میں ہیں اور ان کا trial پورا ہو گیا ہے۔ ان کے بارے میں ایک دوسرا معاہدہ ہے کہ جس کے تحت ہم ان سے request کر سکتے ہیں کہ ان کو finally پاکستان کی جیلوں میں بھیج دیا جائے جس میں transfer of offenders کے معاہدے مختلف ملکوں کے ساتھ signed ہیں۔ اس بارے میں یہ fresh question دے دیں تو میں ان کی تفصیل بتا دوں گا کہ اس میں کونسے لوگ ہیں اور اس میں حکومت نے کیا کیا ہے؟

Mr. Chairman: Thank you, Talha Mehmood Sahib.

سینیٹر مد ثر سحر کامران: کبھی دیکھا تو نہیں گیا کہ اس کی implementation کبھی ہوئی ہو۔ آج تک ایسا کوئی precedent سامنے نہیں آیا کہ جہاں یہ دیکھا گیا ہو کہ transfer of offenders کے تحت کوئی بھی پاکستانی ان جیلوں سے ادھر آگیا ہو آج تک۔

جناب چیئرمین: دیکھیں آپ نے سوال extradition treaty کا کیا تھا اور Minister Sahib نے کہا ہے کہ ان کے ساتھ علیحدہ معاہدہ تھا۔ اس پر آپ question دے دیں تو پھر وہ آپ کو response دے دیں گے۔ .Thank you

سینیٹر مدثر سحر کامران: ٹھیک ہے جی شکریہ۔

جناب چیئرمین: طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر طلحہ محمود: میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ پچھلے سال ایک پاکستانی کو سعودی عرب میں گرفتار کیا گیا۔ ان کی عدالت نے اس کو آزاد کر دیا اور اس کا order کر دیا۔ اس کے باوجود اس کو جیل میں رکھا گیا۔ یہ سینیٹ کو credit جاتا ہے کہ میری کمیٹی کے اندر یہ معاملہ آیا اور ہم نے اس پر action لیا اور اس کو وہاں سے آزاد کرایا۔ اس پاکستانی کو کسی legal حوالے سے نہیں رکھا گیا۔ اس وقت بھی وہاں کچھ ایسے پاکستانی ہیں جن کی آزادی ہو چکی ہے مگر ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ سینکڑوں، ہزاروں کی تعداد میں وہاں پر قیدی پڑے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے اس حوالے سے کیا action لیا ہے سوائے بات چیت کرنے کے۔ اگر آپ کے پاس اس کی کوئی details ہیں کہ اس وقت وہاں پر کتنے پاکستانی بغیر کسی وجہ کے قید کاٹ رہے ہیں تو آپ مہربانی فرمائیں اور اس حوالے سے ہمیں بتائیں کہ آپ نے اس میں کیا اقدامات کیے ہیں اور اگر نہیں کیے تو آپ کیا اقدامات اس حوالے سے کرنا چاہتے ہیں جس سے وہاں پر پاکستانیوں کو relief ملے۔

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ وہاں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن کو عدالتوں نے رہا کر دیا ہے اور ان کے کیس ختم ہو گئے ہیں اور وہ ابھی بھی وہاں پر جیلوں میں ہیں۔ ایسی صورت حال نہیں ہے۔ اس وقت وہاں پر وہی لوگ جیلوں میں ہیں جو under trial ہیں یا جن کو conviction ہوئی ہے، جن کو سزا ہوئی ہے۔

آپ روز اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ وہاں بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو جرائم میں شامل ہو جاتے ہیں تو ان کی عدالتوں پر ہمارا کنٹرول نہیں ہے۔

جاری-----

چوہدری امتیاز صفدر جاری ہے----- بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو وہاں پر مختلف جرائم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان کی عدالتوں پر ہمارا کنٹرول نہیں ہے۔ ان کا اپنا ایک system ہے اور اس system کے تحت کوئی پاکستانی جس کی acquittal ہو چکی ہے ان کی جیلوں میں نہیں ہے۔ وہ لوگ جو under trail ہیں اور جن کے خلاف مختلف cases ہیں وہ لوگ جیلوں میں ہیں دوسرے نہیں ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! میں ان کی اس بات سے agree کرتا ہوں۔ میں نے ہزاروں کی بات نہیں کی۔ میں نے یہ کہا کہ وہاں پر لوگوں کو relief نہیں مل رہا ہے آپ نے اس سلسلے میں کوئی اقدامات نہیں کئے ہیں، میں نے اس پر working کی ہے اگر آپ چاہیں گے تو میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر پوری lists provide کر سکتا ہوں۔ اس وقت بھی میری وزارت داخلہ کی کمیٹی کی جو رپورٹ تھی اس میں ایسے پاکستانیوں کے وہاں پر cases ہیں جس میں ان کو بلاوجہ وہاں پر قید کیا گیا ہے جن میں سے ایک شخص کی وہاں death بھی ہو چکی ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جس طرح معزز ممبر صاحب نے بتایا ہے میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور ان سے guidance لے کر اس کے مطابق کر لیتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you. Next question, Begum Najma Hameed *Sahiba*. Not present. Next question, again Begum Najma Hameed *Sahiba*. She is not present and we have already approved the rules, if the member himself not present then nobody can put a question on his or her behalf. Next question, Talha Mehmood *Sahib*, question No. 85.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! اس سوال کے بارے میں لکھا ہے کہ reply نہیں ہے۔ ہم تو نوٹس ان کو بروقت بھجواتے ہیں۔

Mr. Chairman: Next question, Talha Mehmood *Sahib*, question No. 86.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اس سوال کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ reply نہیں ہے۔ چلیں اس کے بارے میں بتا دیں کہ آپ کے جوابات کیوں نہیں آتے۔

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! اس کا جواب منسٹری کی طرف سے آیا تھا۔ اس جواب کے format پر سینیٹ سیکرٹریٹ کو اعتراض ہوا تھا جس کو دوبارہ ہم نے compile کرکے تیار کر لیا ہوا ہے۔ میرے پاس وہ موجود ہے چونکہ وہ late تھا اس لئے سینیٹ سیکرٹریٹ میں وہ پیش نہیں کیا گیا۔ Next اجلاس میں یہ پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ ہاؤس کو ensure کریں کہ جواب وقت پر سینیٹ سیکرٹریٹ کے پاس آجائے۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! میں نے ان کی جواب طلبی کی ہے۔

Mr. Chairman: Next question is No. 87, Mr. Hidayat Ullah.

سینیٹر ہدایت اللہ: اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا ہے۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ جواب کیوں نہیں آیا ہے؟

Mr. Chairman: Minister for States and Frontier Regions.

انجینیئر شوکت اللہ: اس منسٹری کے جوابات late آتے رہتے ہیں۔ میری Chair سے یہ request ہو گی کہ سینیٹ سیکرٹریٹ خیبر پختونخوا کے گورنر کو لکھے کہ وہ جوابات بروقت بھیج دیا کریں۔

Mr. Chairman: Jahangir Bader *Sahib*, this is an issue that FATA Secretariat doesn't respond to the queries and questions of the Parliament. Previously, when I was the Leader of the House, I had a meeting with them.

اس پر آپ فاٹا سیکرٹریٹ کے ذمہ داران کو بلائیں اور Minister of SAFRON کو بھی بلائیں۔ ان کے ساتھ میٹنگ کریں اور ان کو کہیں کہ you are supposed to give reply to the Parliament. تو اس پر آپ بات کر لیں تاکہ we must ensure that the reply of the questions must come to the House in time.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Right, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you.

اس سوال کا reply ہی نہیں تھا تو کرنل صاحب! supplementary اس پر کیا ہوگا؟

Next question, Mr. Hidayat Ullah.

[Q. No. 88]

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ: مجھے جو جواب موصول ہوا ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ فاٹا سیکریٹریٹ ایک independent ادارہ نہیں ہے بلکہ 1973 کے Constitution کے مطابق SAFRON کا ایک ذیلی ادارہ ہے مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ پرویز مشرف صاحب کے وقت میں ایک غیر جمہوری SRO جاری کیا گیا جس میں SAFRON Ministry کی جو administrative powers تھیں اور ان کی جو financial powers تھیں وہ ساری فاٹا سیکرٹریٹ جو اس کا ذیلی ادارہ ہے اس کو دے دی گئی ہیں اور non-elected لوگوں کو وہاں پر بٹھایا گیا اور فاٹا کے عوام کا حال ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا۔

میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ اس وقت ان کے پاس فاٹا سے related کون سی powers یا کونسے اختیارات ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for SAFRON.

انجینیئر شوکت اللہ: شکریہ، جناب چیئرمین۔ جیسا کہ اسی SRO dated 1st November 2007 میں لکھا گیا ہے، اسی کے تحت سارے اختیارات گورنر خیبر پختونخوا کے پاس ہیں۔ SAFRON کے بارے میں جتنی بھی چیزیں ہیں وہ اس جواب کے آخر میں لکھی گئی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ

Ministry of SAFRON being the administrative Division for FATA shall continue to discharge its responsibilities including consultation with other concerned Ministries of the Government wherever necessary.

جناب چیئرمین! صرف اتنی چیزیں ہیں باقی سارے اختیارات گورنر صاحب کے پاس ہیں۔

Mr. Chairman: Do you want to say that you are not answerable to the Parliament? Do you really feel that the FATA Secretariat is not answerable to the Parliament?

دیکھیں جناب اس کو ensure کریں کہ سینیٹ سے جب ایک سوال جاتا ہے تو they are supposed to give reply to it.

SAFRON Ministry ہے اور اس کے بعد FATA Secretariat ہے۔

How somebody can say that we are not answerable to the Parliament? They are supposed to give answer. Jahangir Bader *Sahib*, please ensure.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Mr. Chairman, they are answerable to the Parliament.

میں متعلقہ منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ اجلاس کے بعد یہ میرے آفس میں آئیں۔

We will call them and if there is anybody who is not answerable, we will recognize him and we will identify him.

Mr. Chairman: Thank you. Tahir Hussain Mashhadi *Sahib*.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman, I will add my words to your very very gracious ruling. In the past, we have had successive Ministers of SAFRON who have on the floor of this House and in the Senate Committee meetings categorically stated that they have no authority over FATA and FATA is controlled by a dictatorial type of organization with the Secretary and his staff and they are answerable to no one. They have never been answerable to our committees and the Ministers have never been able to answer on the floor of this House. I would like to ask the honourable Minister that how is it possible that a very important area of Pakistan, a very very proud area of Pakistan, we have are to have them as Pakistanis and they are going to contribute great deal to the development and wellbeing of this great nation of us. How they are being deprived of their representation? No person can be denied of

representation. The people of FATA are being denied their representation because of this Secretariat. This Secretariat refuses to answer to the honourable Minister. The honourable Minister can't be held responsible unless he has the authority.

Mr. Chairman: Thank you, Col. *Sahib*. I have already given a direction on this issue. Thank you. Yes, Hidayat Ullah *Sahib*.

سینیٹر ہدایت اللہ: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس حکومت نے اور اس کی اتحادی جماعتوں نے بلکہ اپوزیشن نے بھی 18ویں، 19ویں اور 20ویں ترمیم میں ساتھ دیا۔ فاٹا کے regulations میں بھی ساتھ دیا۔ تو کیا اس SRO کو change کرنے میں یا اس کو ختم کرنے میں بھی اس ہاؤس کا کوئی کردار ہو سکتا ہے یا اس منسٹری کا کوئی کردار ہو سکتا ہے؟

Mr. Chairman: Minister for SAFRON.

انجینیئر شوکت اللہ: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ یہ SRO President Musharraf کے دور میں جاری ہوا ہے۔ یہ بات میری سمجھ آرہی ہے اگر موجودہ President *Sahib* اس کو ختم کرنا چاہیں تو وہ ختم کر سکتے ہیں۔

(آگے ٹی 05 پر جاری ہے)

T05-11MAY2012 UR2 SAIFI TIME 1110

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! جس طریقے سے آپ نے رولنگ دی ہے میں معزز وزیر صاحب اور Leader of the House سے کہوں گا، جس طرح ہدایت اللہ صاحب نے بھی کہا کہ SRO ایک غیر جمہوری صدر نے issue کیا تھا تو کیا آپ جا کر ابھی ہمارے elected President سے request کر کے SRO کے لیے ان سے ملیں گے؟ ان سے کہیں گے کہ یہ SRO جو پہلے ایک غیر منتخب صدر نے جاری کیا تھا اس کو cancel کریں۔ آپ ہاؤس کو بتا دیں۔ جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ ہماری آبادی اس وقت 21% ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب دوسرے شہروں سے مال آتا تھا تو چونگی ہوتی تھی اور محصول لیا جاتا تھا۔ بد قسمتی سے ہم نے دو دفعہ تحریک التوا دی لیکن Private Members Day پر وقت نہیں مل سکا اور رہ گئی۔ آج بھی فاٹا کی عوام سے گھی، تیل، نمک پر محصول وصول کیا جاتا ہے تو کیا معزز وزیر صاحب اور Leader of the House صدر صاحب سے request کریں گے کہ اس چیز کو ختم کیا جائے تاکہ قبائلی عوام کو بھی اس main stream میں شامل کیا جائے۔

Mr. Chairman: Minister for States and Frontier Region.

انجینیئر شوکت اللہ : شکریہ جناب چیئرمین! جس طرح آپ کی ruling آئی ہے تو میں Leader of the House کے ساتھ بیٹھ کر ان دونوں معاملات پر مشاورت کروں گا اور پھر صدر صاحب سے ملنے کے لیے بھی کوئی سسٹم بنا کر SRO پر بات کر لیں گے۔

Mr. Chairman: Next question Senator Kalsoom Parveen.

سینیٹر صاحب! ریلوے کے وزیر آج موجود نہیں ہیں ان کی request آئی ہے، اس کو defer کیا جاتا ہے۔ Question 90 بھی آپ کا ہے اس کو defer کر دیتے ہیں۔ .Question Hour is over جی بیگم نجمہ حمید صاحبہ آپ کا کوئی point of order ہے۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: جناب چیئرمین! میرے سوالات تو گزر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف لاتیں تو ضرور آپ کے questions لیے جاتے۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: میں تو کل بھی تشریف لائی تھی آپ نے مجھے کوئی وقت نہیں دیا لیکن-----

جناب چیئرمین: ابھی تو آپ کو وقت دیا ہے۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: ٹائم تو دیا تھا لیکن اس وقت آپ کے لوگوں کا کافی شور شرابہ تھا۔ جناب والا! میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ بھی عدلیہ کی تحریک میں ہمارے ساتھ شامل تھے اور آپ نے بھی وہ ساری تحریک آنکھوں سے دیکھی ہے۔ مجھے افسوس اس بات پر ہے کہ یہاں پر جو اجلاس ہو رہا ہے اس میں ضابطے کے تحت نہ questions and answers ہیں اور questions and answers ہم لوگوں نے کرنے بھی تھے کیونکہ جب وزیر اعظم نااہل ہو چکے ہیں، وہ وزیر اعظم نہیں رہے تو کیبنٹ بھی نہیں رہی---

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کامران صاحب تشریف رکھیں۔ Floor بیگم نجمہ حمید کے پاس ہے آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو موقع دوں گا۔ جہانگیر بدر صاحب kindly request him, the floor is with Najma Hameed. We must maintain some decorum in the House. تشریف رکھیں۔ جی بیگم نجمہ حمید صاحبہ۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: آپ چیئرمین ہیں، آپ کا کہنا نہیں مانتے اور کسی کے کہنے پر کیا تشریف رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ بات کریں۔

Senator Muhammad Jahangir Bader: Please keep the discipline when somebody speaking, give him the opportunity.

اپنی باری پر بولیں۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: میں باضابطہ تو نہیں کھوں گی یہ ہاؤس بے ضابطہ چل رہا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ سیاہ ترین دور ہے کہ جس میں عدلیہ کی کوئی عزت نہیں، اپنے آپ پر ذرا سی بات آتی ہے تو privilege motion دیتے ہیں۔ کیا عدلیہ کا privilege نہیں بنتا کہ انہوں نے فیصلہ دیا ہے اس پر آپ عملدرآمد کروا سکیں۔

جناب چیئرمین: بیگم صاحبہ آپ اپنا موقف پیش کریں کہنا کیا چاہتی ہیں؟

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: میں کہنا یہ چاہتی ہوں کہ یہ جو اجلاس ہو رہا ہے اس میں وزیروں کا کوئی حق نہیں بنتا، وزارتیں اب dissolve ہونی چاہیئں کیونکہ وزیراعظم اب سابقہ وزیراعظم ہیں ان کو بھی استعفیٰ دینا چاہیے۔ جب ایک فیصلہ آگیا ہے تو ان کو بھی obey کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنا چاہتی ہیں، کوئی issue ہے تو بتائیں، آپ کو موقع ملا .Thank you میں نے کہا کہ میں آپ سے request کر رہا ہوں، شکریہ۔ آپ ضابطے کے مطابق کوئی adjournment motion لے کر آئیں میں take up کروں گا۔ Point of order پر اتنی لمبی تقریریں نہیں ہوتیں۔ شکریہ آپ تشریف رکھیں۔ جی حمزہ صاحب۔

سینیٹر حمزہ: نجمہ حمید صاحبہ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے علاوہ سارے ایوان کو اس بات کا احساس ہے، سارے پاکستان میں بجلی کی کمی کی وجہ سے ساری قوم چلا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: حمزہ صاحب! یہ issue کل raise ہوا تھا آج وزیر پانی و بجلی آئیں گے .he will make a statement

سینیٹر حمزہ: اب اس حالت میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھنا ویسے بھی بیکار ہے ہم حکومت کی اس ناکامی اور ظلم کے خلاف احتجاجاً واک آوٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر مسلم لیگ (ن) نے واک آوٹ کیا)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: بہت بہت شکریہ، جناب چیئرمین۔ میں نے کل ایک بات یہاں پر point out کی تھی کہ کل پنجاب میں بجلی کے مسئلے پر جو ہنگامہ آرائی ہوئی اس میں PML(Q) کا دفتر جلایا گیا، پیپلز پارٹی کے ایم این اے کا دفتر جلایا گیا، اس ساری کارروائی میں PML(N) کی پنجاب حکومت شامل ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ کل شام کو پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں شہباز شریف صاحب نے احتجاجی اجتماع سے خطاب کیااور لوگوں کو اکسایا۔ یہ میری بہن جو ابھی بات کر رہی تھیں انہوں نے بالکل صحیح کہا کہ یہ سیاہ دور ہے کہ ایک صوبے کا سربراہ جو law and order کا ذمہ دار ہے، جس کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ law and order کو ٹھیک کرے وہ جا کر لوگوں کو اکساتا ہے۔ سرکاری اور پرائیویٹ جائیداد کو نقصان پہنچانے کے لیے لوگوں کو اکساتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بھرپور مذمت کرنی چاہیے۔ جناب چیئرمین! میں نے 7 تاریخ کو ایک adjournment motion دیا تھا۔ پنجاب حکومت کے اکاؤنٹ سے 38 ارب روپے missing ہیں، وہ موشن آج کے ایجنڈے میں بھی نہیں ہے۔ براہ مہربانی اس کو take up کیا جائے۔ بہت اہم مسئلہ ہے کوئی چھوٹی رقم نہیں ہے۔ مہربانی کرکے اس کو بھی take up کیا جائے۔

Mr. Chairman: we will look into it.

جو adjournment motion آپ کی ہے that is with the secretariat, we will look into it. جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب۔ جناب والا! دو دن پہلے چیئر کے لئے میں نے جو بھی الفاظ استعمال کئے میں اس کی معذرت کرتا ہوں کیونکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ میں chair سے معذرت کرتا ہوں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب والا! میں قرارداد پیش کر رہا ہوں یہ بندہ ہر وقت کھڑا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: کامل علی آغا صاحب! آپ سے میں request کرتا ہوں کہ یہ cross talk تو نہیں ہونی چاہیے۔ جب آپ کے پاس floor ہو تو ضرور بات کریں، یہ cross talk نہیں ہونی چاہیے۔ اب floor زاہد خان صاحب کے پاس ہے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئر مین۔ جناب چیئر مین! آپ کے علم میں ہے کہ ہم نے ایک قرارداد جمع کروائی ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کو پڑھوں۔ اجمل خٹک صاحب کا جو مقبرہ تھا اس کو ایک دن پہلے بموں سے اڑا دیا گیا۔

جناب چیئر مین: جی آپ پڑھ دیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: سینیٹ کا یہ اجلاس سابق سینیٹر، معروف سیاست دان، شاعر، ادیب اور صحافی جناب اجمل خٹک صاحب کے مزار کو دہشت گردوں کے ہاتھوں دھماکے سے اڑائے جانے کے واقعے کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس وحشیانہ جرم کے ذمہ دار دہشت گرد عناصر کے خلاف بھرپور کارروائی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اجلاس کی رائے میں وطن دشمن اور عوام دشمن دہشت گردوں کے چہرے پہلے بھی لوگ دیکھ چکے ہیں لیکن مسجدوں جنازوں، مزاروں اور امام بارگاہوں پر حملوں سے ان کے منحوس چہرے مزید بے نقاب ہو گئے ہیں۔ ملک کے عوام ان مجرم عناصر کے خلاف متحد ہیں۔

جناب والا! یہ قرارداد میں نے اس لیے پیش کی کہ وہ سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔ ایک ایسا شخص جس نے کبھی زندگی میں -----جاری ہے------

T06-11MAY2012 FAHEEM/ ED Mohsin Zaidi 11:20 A.M. ER12

سینیٹر محمد زاہد خان: (جاری---) جناب والا! میں نے یہ قرارداد اس لیے پیش کی کیونکہ وہ سینیٹ کے رکن بھی رہے ہیں، قومی اسمبلی کے رکن بھی رہے ہیں اور وہ ایک ایسے شخص تھے جنہوں کبھی زندگی میں اپنے لیے کچھ نہیں کیا صرف اور صرف قوم و ملک کی خدمت کی اور مظلوم طبقے کے لیے جدوجہد کی۔ ایسے شخص کے مزار کو بھی نہیں بخشا جاتا ہے۔ اسلام کے نام پر اس کے مقبرے کو اڑایا جاتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی قابل مذمت بات ہے اس لیے میں پورے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ مذمتی قرارداد منظور کی جائے کیونکہ وہ ایک ملنگ آدمی تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی غربت میں گزاری لیکن انہوں نے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے اور نہ ہی کوئی اپنا اثرورسوخ یا اپنے اختیارات کو استعمال کیا۔ لہٰذا مہربانی کرکے اس کو ایوان میں پیش کریں تاکہ یہ قرارداد منظور کی جا سکے۔

Senator Muhammad Jahangir Bader: I support it sir.

Mr. Chairman: The Resolution stands laid before the House. Yes Raza Rabbani *sahib.*

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کے توسط سے میں یہ بات سامنے لانا چاہتا ہوں کہ یہ پورا سال سعادت حسن منٹو صاحب کی سوویں برسی کا سال ہے اور سعادت حسن منٹو نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں ان کا اپنا ایک مقام تھا۔ As a writer, as an *adeeb* and as a person he gave a political thought. اس وقت جب پاکستان میں افراتفری کا دور ہے اور ایک polarization ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جہاں پر دوسری چیزوں کے علاوہ اگر ہم literature and literary figures کی قدر کریں اور ان کو promote کریں تو یقینی طور پر وہ ایک unifying factor ملک میں ہو سکتا ہے۔ مجھے نہایت افسوس سے یہ بات کہنی پڑ رہی ہے کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے Academy of Letters کو قائم کیا تھا اسی ادارے نے شروع میں تو اپنا کام بڑی خوبی سے سرانجام دیا لیکن اب وہ ادارہ ادیبوں کی، شاعروں کی اور دیگر literary لوگوں کی اس طرح سرپرستی نہیں کر رہا ہے جس طرح پہلے ہو رہی تھی۔

آخر میں میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہو گی کہ جس طرح شہید ذوالفقار علی بھٹو کے اندر ایک cultural and intellectual renaissance نے جنم لیا تھا اور اس کی اس ماحول میں ایک بار پھر شدید ضرورت ہے آپ کے توسط سے میں حکومت سے اور Leader of the House سے یہ گزارش کروں گا کہ بہت سے لوگوں کو جس میں، میں بھی شامل ہوں جو اس بات کو deserve نہیں کرتے تھے، ان کو قومی اعزازات سے نوازا گیا لیکن سعادت حسن منٹو جیسی شخصیت کو ابھی تک اس ملک نے کوئی قومی اعزاز نہیں دیا۔ لہٰذا میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ صدر صاحب سے یہ گزارش کریں کہ posthumous ان کو پاکستان کا ایک highest civil award ملنا چاہیے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Jehangir Bader *sahib*, please consider the proposal and the request of the honourable Senator.

Senator Muhammad Jahangir Bader: I support this.

Mr. Chairman: Thank you. Now, we resume the discussion on the motion which was moved by Senator Farooq H. Naek, Minister for Law and Justice on the President's Address to the Parliament. Now, I give the floor to Mr. Zahid Khan.

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب والا! اس وقت ساڑھے گیارہ بج رہے ہیں اور یہ وقت تو آپ نے نوید قمر صاحب کے لیے رکھا تھا کہ یہ مسئلہ بہت زیادہ گھمبیر ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو convey ہو گیا تھا .and let the Minister come جہانگیر بدر صاحب! آپ ذرا وزیر پانی و بجلی کا پتا کریں کیونکہ یہ بہت important issue ہے۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: وہ تو پتا کر لیتے ہیں لیکن جناب چیئرمین! یہ میں نے تو نہیں کہا تھا کہ وہ ساڑھے گیارہ بجے یہاں آئیں گے۔ یہ تو آغا صاحب نے یہاں پر announce کیا تھا کہ وہ یہاں پر ساڑھے گیارہ بجے آئیں گے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب والا! کوئی تو آئے کیونکہ وہ کل یہاں پر موجود تھے اور انہوں نے meeting بھی attend کی ہے اور انہوں نے ایک اعلان بھی کیا ہے۔

جناب چیئرمین: بدر صاحب! ذرا پتا کروائیں وزیر پانی و بجلی کا۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! کل بھی آغا صاحب نے trust Minister *sahib* پر repose کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ کل بارہ بجے ادھر ہوں گے۔ میں نے تو ان سے کہا تھا کہ میں ان سے رابطہ قائم کروں گا اور انہیں ایوان میں لانے کی کوشش کروں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آغا صاحب! آپ تشریف رکھیں، آپ کو بھی موقع دیں گے۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب والا! جو ابھی آواز آئی کہ وہ ساڑھے گیارہ بجے آئیں گے، وہ میں نے تو نہیں دی۔ میں ان سے رابطہ قائم کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

Senator Muhammad Jahangir Bader: Sir, it was said by the Minister of State.

Mr. Chairman: Let us not get into that controversy. Please look for the Minister for Water and Power. Please look for him.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Sir, it is not controversy.

**جناب چیئرمین:** بس آپ ان کو بلوالیں۔

**سینیٹر محمد زاہد خان:** جناب والا! آپ نے ruling دی تھی کہ وہ کل ساڑھے گیارہ بجے یہاں پر آئیں گے۔ وزیر صاحب یہاں پر اسلام آباد میں موجود ہیں، لوگ سڑکوں پر ہیں، جلاؤ گھیراؤ ہو رہا ہے اور ان کا ایک بیان بھی آیا تھا۔

(مداخلت)

**جناب چیئرمین:** بلور صاحب! میں نے کہا ہے قائد ایوان سے اور وہ ان کو بلواتے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** آپ تشریف رکھیں۔ زاہد خان صاحب! صدر کے خطاب پر جو بحث جاری ہے اس پر آپ کو floor دیا جاتا ہے۔

**سینیٹر محمد زاہد خان:** شکریہ جناب چیئرمین! لیکن یہ ensure کریں کہ وزیر صاحب یہاں آئیں گے کیونکہ انہوں نے کل ایک بیان بھی دیا تھا کہ 24 گھنٹوں میں بتدریج load shedding کم ہو جائے گی۔ یہ اچھا ہوگا اگر وہ یہ بیان ایوان میں بھی دے دیں تاکہ پھر ہم بھی شور نہ کریں۔

## Leave of Absence

**جناب چیئرمین:** زاہد خان صاحب آپ ایک منٹ کے لیے تشریف رکھیں۔ پہلے leave applications لے لیتے ہیں۔ حاجی سیف اللہ خان بنگش صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب اعتزاز احسن صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 7 اور 8 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید مظفر حسین شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 7 اور 8 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Now, I give the floor to Senator Zahid Khan *sahib.*

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب والا! میں اپنا نمبر شاہی سید صاحب کو دینا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ان کو پہلے تقریر کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: مطلب یہ کہ انہوں نے swap کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ جی شاہی سید صاحب۔

(Followed by T07)

T07-11May2012 Rauf/Ashfaq Ed/ 11-30/UR10

Mr. Chairman: Now, I give the floor to Senator Zahid Khan.

سینیٹر محمد زاہد خان: ابھی میں اپنی باری سید صاحب کو دے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: سید صاحب بات کریں گے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: ہاں جی۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے پہلے تقریر کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: شاہی سید صاحب۔

سینیٹر شاہی سید: جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں صدر پاکستان کے پارلیمنٹ سے پانچویں خطاب پر جمہوریت پسند قوتوں کو اور عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ حکومت تعداد کے حساب سے کمزور ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں مسائل زیادہ ہیں۔ موجودہ حکومت کو ورثے میں ساٹھ سالوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے، مالی بدحالی، ایک ڈکٹیٹر کے ہاتھوں تباہی، دہشت گردی اور ساتھ ساتھ سیاسی بلیک میلنگ اور ایک مضبوط بیورو کریسی ورثے میں ملی تھی لیکن مضبوط پاکستان کے لیے ضروری تھا کہ پارلیمنٹ کو powerful کیا جائے۔ عدلیہ کو آزاد کیا جائے۔ میڈیا کو آزاد کیا جائے۔ انتظامیہ، بیورو کریسی کو اپنے level پر لے جایا جائے۔ موجودہ حکومت میں آج جو عدلیہ آزاد ہے اور suo moto action لے کر جس طریقے سے وہ فیصلے کر

رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ 12 مئی کو ساری پارٹیوں اس کی آزادی کے لیے شامل تھیں ۔ Media کو بھی جو آزادی ملی بد قسمتی سے شاید ہم اچھے لفظوں کے عادی نہیں ہیں وہ آزادی چند اینکروں کی مرہون منت ہے ۔ 10 بجے سے 11 بجے تک پاکستان ختم ہونے کو ہوتا ہے، صبح اٹھتے ہیں تو الحمدللہ پاکستان بھی اٹھتا ہے۔ کیا عدلیہ کی آزادی کے یہ معنی ہیں کہ وہ achievement نہ ہو جو گورنمنٹ چاہتی ہے یا وہ جمہوریت کو پھلنا پھولنا چاہتے ہیں ۔ یہ چاروں ستون اپنا اپنا رول ادا کریں۔ پارلیمنٹ میں چیئرمین کی respect کے بغیر اس کے روکنے کے باوجود ایک public gathering یا جلسے کی طرح تقریر کرنا مناسب نہیں ۔ حکومت اور اپوزیشن نے یہی سمجھا ہے کہ ہمارا بچاؤ اسی میں ہے کہ ہم شور کریں اور خود کام کریں اور نہ دوسرے کو کرنے دیں ۔ ہم 18 کروڑ عوام کے ساتھ وعدے کرکے ادھر آئے ہیں ۔ ہم ان کو مایوسی کے علاوہ کچھ نہیں دے سکیں گے، لوڈشیڈنگ ہے ، گیس ، نوکری، تعلیم ، صحت نہیں ہے تو کیا دیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سارے اداروں کو، ساری پارٹیوں کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہیے۔ اس ملک کو مضبوط کرنے کے لیے سب سے پہلے احترام انسانیت ہونا چاہیے ۔ اگر ہم اس ہاؤس میں بیٹھ کر بھی اس طریقے سے، اس لہجے میں بات کریں تو غلط ہے ، ان لفظوں میں کہ شرم آنی چاہیے ۔ یہ لفظ ہے ۔ ہم جب road پر نکلتے ہیں تو اپنے آپ کو سینیٹرز کہتے ہوئے ساری دنیا سے اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے ہیں۔ ہمارے منہ سے اس طریقے سے لفظ نکلے تو قوم کو ہم کیا دیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حکومت نے پارلیمنٹ کو powerful بنایا۔ یہ ضروری تھا کہ 73 کے آئین کو بحال کر دیں، اس کی شکل مسخ کر دی گئی تھی ، ڈکٹیٹروں نے اپنی مرضی کے لیے اس کو توڑا پھوڑا تھا۔ موجودہ کمزور حکومت نے اتفاق ، مشاورت اور consensus وجہ سے اس آئین کو بحال کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ پچھلے ساٹھ سالوں سے ناامید مایوس صوبے ، نفرت کرنے والے صوبے اٹھارھویں ترمیم کی شکل میں پاکستان سے پھر جڑ گئے ۔ دیر آید درست آید، بھلے ساٹھ سال لگ گئے مگر ہماری بات مان لی ، شکر ہے ۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کے ممبرز پورے نہیں ہیں اس کے باوجود ہماری چھوٹی پارٹیوں کی support لے کر اسی کمزور حکومت نے اٹھارھویں ترمیم کا بل پاس کروایا ۔ 13 سالوں کے بعد نیشنل فنانس ایوارڈ پاس کروانا بھی اس کی کارکردگی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں اس ایوارڈ میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے بڑا اچھا مظاہرہ کیا اور دل کھول کر accept کیا چھوٹے صوبوں کے چیف منسٹروں سے مل کر جو تیرہ سالوں سے نہیں ہوا تھا وہ کارنامہ بھی اس کمزور حکومت نے کیا۔

دنیا میں ہر آدمی کے لیے گھر کے اندر باہر، ڈیرے پر، اوطاق میں ، مسجد میں اختیارات کی جنگ ہے - ہر آدمی چاہتا ہے ، بیوی چاہتی ہے میرا حکم چلے- میں چاہتا ہوں میری چلے ، ساس کہتی ہے میری چلے -مگر صدر پاکستان آصف علی زرداری نے اپنے اختیارات کم کیے اور پارلیمنٹ کو بالادست کیا-

جناب چیئرمین! وزیرستان کے غیور پختونوں کی وجہ سے تھوڑا بہت کشمیر جو آزاد ہے وہ ان کی بدولت ہے-آج ان کی مائیں بہنیں ، بیٹیاں کیمپوں میں شفٹ ہو گئیں- دنیا کی تاریخ میں سوات اور بونیر میں اپنے ملک کے اندر25 لاکھ متاثرین بن گئے-25 لاکھ متاثرین کو چار مہینے میں بسانا مشکل تھا- سوات جو پاکستان کا سوئیزرلینڈ ہے-اس کے حالات کو سدھارنا اس کمزور حکومت کا کارنامہ ہے-ہمارے چالیس ہزار بچے کیمپوں میں پیدا ہو گئے ، ہم ہر دن لاش اٹھا رہے ہیں چاہے وہ وزیرستان میں ہو ، چاہے سوات میں ہو، چاہے وہ فوج کے بچوں کی شکل میں ہیں ، چاہے وہ FC کی شکل میں ہیں ، چاہے وہ ۱۲ مئی کو کراچی میں ہیں ، چاہے وہ targeting کی شکل میں ہیں ، چاہے وہ آپریشن کی شکل میں ہیں -250 سکولوں کو اڑانا ، اس سب ظلم کے باوجود ہم نے پاکستان کی خاطر ، اسلام کی خاطر قربانیاں دی ہیں اور اب بھی دے رہے ہیں اور آئندہ بھی دیں گے لیکن خدارا !میں سب سے عرض کرتا ہوں کہ یہ ملک بہت مشکل سے بنا ہے- یہ حلوہ نہیں تھا اس کے لیے صعوبتیں ، جیلیں ہمارے بزرگوں نے کاٹی ہیں -اس لیے اس ملک کا احترام کریں -اپنی فوقیت ، اپنے مفادات اپنی پارٹیوں کے مفادات ، اپنے بچوں کے مفادات کو اس ملک پر قربان کرنے کی آج ضرورت ہے -انگریز تو وہ اصول جانتا تھا لیکن موجودہ جو انتہا پسند ہیں ، ان کو تو انسان کہنا بھی ناجائز ہے- یہ تو مقبرے بھی اڑاتے ہیں -اس دہشت گردی کے ساتھ ساتھ آفاقی آفات آنا، سیلاب آنا ،ڈینگی وائرس کا ہونا یہ وہ آفات ہیں- آگے--یو--۸--

Sial\A. Rauf T08-11May2012 11.40 ER1

سینیٹر شاہی سید: جاری--- اس دہشت گردی کے ساتھ ساتھ آفاقی آفات، سیلاب آنا، ڈینگی وائرس کا ہونا، یہ وہ آفات ہیں جو اللہ کی طرف سے آتی ہیں اور اس کا واحد حل ہے کہ قوم ایک ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم کر دے وہ آفات کو واپس کر لیتا ہے- War on Terror میں مشرف کے دور میں، عوام ان کے ساتھ نہیں تھے- الحمدللہ اس کمزور حکومت نے War on Terror میں چاہے سوات ہو یا بنیر ہو عوام آج اس موجودہ حکومت کے ساتھ ہے-

**جناب چیئرمین:** آپ conclude کر لیں-

سینیٹر شاہی سید: اچھے برے ہر قوم میں، ہر وادی میں اور ہر مسلک میں ہوتے ہیں۔ سیاستدانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ اگر رضا ربانی صاحب، اسحاق ڈار، افراسیات خٹک صاحب جیسے اچھے لوگ موجود ہیں تو شاید میرے جیسے برے بھی ہوں گے۔ عدلیہ میں اگر جسٹس کیانی، جواہر پٹیل جیسے لوگ ہیں تو میں نے آج اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے متعلق نہیں بولوں گا تا کہ کسی کا دل دکھی نہ ہو تو برے بھی شاید ہوں گے لیکن میں کسی کا نام نہیں لوں گا۔ میڈیا میں نصرت جاوید اور نجم سیٹھی جیسے لوگ ہیں اگر یہ اچھے اچھے لوگ اکٹھے ہو جائیں، اتفاق رائے پیدا کریں، consensus کی ضرورت ہے، ملک کو بچائیں۔

میں آخر میں کراچی میں جو killings ہو رہی ہے اس کے لیے صرف تین منٹ لوں گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی قوت ایسی ہے جو کچھ لوگوں کو message دینا چاہتی ہے کہ آپ لوگ کراچی مت آؤ کیوں کہ کراچی میں خون خرابہ ہے۔ روزانہ target killing ہو رہی تھی ، جس دن بھوجا ائیر لائن کا accident ہوا تھا اٹھارہ لوگ شہید ہوئے تھے۔ اکثر غریب اور مزدور لوگ مارے گئے لیکن جب accident ہوا اور سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے، ظاہر ہے وہ بہت بڑا واقعہ تھا اور killers کو موقع نہیں مل رہا تھا اور automatically killing بند ہو گئی اور ابھی حال ہی میں لیاری قیامت خیز آپریشن شروع ہوا، میڈیا ادھر چلا گیا تو پھر killing بند ہو گئی اور جب اپریشن رک گیا تو پھر killing شروع ہو گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو ملک کو destabilize کر رہے ہیں اور وہ لوگ جو کراچی کو بدامن کرنا چاہتے ہیں وہ یہ message دیتے ہیں کہ بیگناہ لوگ کیوں ماریں کیوں کہ media coverage تو نہیں ہو رہی ہے، ان کو media coverage چاہیے، خوف اور دہشت چاہیے۔ میں اس ہاؤس سے request کرتا ہوں کہ خدارا! وہ آئیں کیوں کہ کراچی سب کا ہے، یہ ساری قومیتوں کا ہے جو Muslim world سے ہے اس کا حق ہے کہ وہ کراچی آئے اور حالات دیکھے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آغا صاحب آپ تشریف رکھیں کیونکہ Leader of the House کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر خان بدر: میری تو ڈیوٹی لگائی گئی تھی لیکن اگر وہ پہلے بولنا چاہتے ہیں تو بول لیں۔

جناب چیئرمین: جی کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں صرف بڑے مودبانہ طریقے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پوری قوم اس وقت سڑکوں کے اوپر ہے۔ ایک اذیت ہے جو دیکھنے والے ہیں وہ بھی اٹھا رہے ہیں اور جس طریقے سے ایک صوبائی حکومت اس مسئلے کو exploit کر رہی ہے

اور وفاقی حکومت کا اس مسئلے کے اوپر اتنا غیر سنجیدہ رویہ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ عوام دیکھے گی، اس وقت پوری گیلری موجود ہے، یہ کیسا رویہ ہے اور ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے صرف یہاں پر آ کر ایک شغل والی کیفیت پیدا کرنی ہے کہ ہم یہاں پر enjoy کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ جناب! یہ کوئی اچھا رویہ نہیں ہے اور مجھے انتہائی افسوس ہے کہ حکومت اور محترم قائد ایوان جو میرے بہت عزیز اور میرے سگے بھائیوں کی طرح ہیں، ان کا انتہائی ادب ہے لیکن ان کے رویے سے مجھے آج بہت مایوسی ہوئی ہے۔ وہ جو رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں مجھے خدا کی قسم شرم آ رہی ہے، میں تیسری مرتبہ اس ایوان کے اندر آیا ہوں خدا کے لیے یہ رویہ نہ اپنائیں، یہ غیر سنجیدگی اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے والی بات ہے۔ یہ رویہ اختیار نہ کریں۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔

**سینیٹر کامل علی آغا:** اگر عوام کے مسائل کے اوپر ہم ایسا غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کریں کہ ہم وزیر کو اس طرح guide کر رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** آغا صاحب! تشریف رکھیں۔ جی قائد ایوان صاحب۔

**سینیٹر محمد جہانگیر بدر:** اگر آغا صاحب میری بات سن لیتے، وہ میرے بڑے محترم دوست ہیں وہ ٹھیک کہتے ہیں، تو شاید ان کو بولنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ I could not understand کہ کس طرح ان کا ایسا impression بنا ہے this is a wrong impression کہ غیر سنجیدہ رویہ ہے۔ ہم پہلی مرتبہ تو politics میں نہیں آئے ہیں میں تو اس وقت سے جیلیں کاٹ رہا ہوں جب میری داڑھی مونچھ بھی نہیں آئی تھی۔ میں چالیس سال سے سیاست میں ہوں۔

(مداخلت)

**جناب چیئرمین:** آغا صاحب تشریف رکھیں۔

Senator Muhammad Jehangir Badar: Sir, noise is no reason. Noise cannot be a substitute of reason. He can speak but at his own turn. He cannot speak when the floor is with me. Mr. Chairman, what is this behaviour? Is this a political behaviour?

یہ لوگ جو سڑکوں پر آئے ہیں یہ پاکستان پیپلز پارٹی کے غریب کارکن ہیں جو آج معاشی بدحالی کا شکار ہیں۔ یہ کیا جنرل پرویز مشرف کے نو دولتیے کلاس کے لوگ ہیں۔ No, they don't belong to General Pervaiz Mushraf. They belong to Pakistan Peoples Party. اس ملک کے غریب لوگ، پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکن۔

Mr. Chairman: Now I think close the chapter. Thank you. Agha sahib please take your seat.

سینیٹر محمد جہانگر بدر: آپ میرے point کو نہیں لے رہے۔ اگر آپ میرا point لیں گے تو پھر ان کو بولنے کی ضرورت پیش نہیں آئی گی۔ You have asked me to contact the Minister for WAPDA. میں نے ان سے رابطہ قائم کیا ہے۔ ابھی میرے دفتر سے چٹ آئی ہے کہ وہ آرہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ Minister of State for Water and Power بیٹھے ہیں۔ کل انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بارہ بجے آئیں گے۔ میں نے ابھی ان سے پوچھا ہے and he has said and confirmed that he is coming. اگر یہ بات سن لیتے تو پھر شور ڈالنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

جناب چیئرمین: جی میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ with no offence to Qureshi *sahib* ابھی قریشی صاحب کو مشکل سے دو ہفتے ہوئے ہیں وہ اس آفس میں تشریف لائے ہیں۔ یہ اتنا complicated issue ہے کہ یہ expect کر لینا کہ دو ہفتوں میں انہوں نے اس issue پر عبور حاصل کر لیا ہے وہ ممکن نہیں ہے۔ دوسری بات کہ پنجاب کے اندر جو صورت حال ہے وہ اپنی جگہ بہت تشویشناک ہے لوگوں کو سخت مشکل کا سامنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کراچی کے اندر بھی جو صورت حال ہے وہ نہایت سنگین بن گئی ہے۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب very sorry میں آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔ کیا یہ زیادہ مناسب نہ ہوتا کہ ہم آپ کا call attention notice لے لیتے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں آپ سے وہی عرض کرنے لگا تھا۔

جناب چیئرمین: اسی پر ہم بات کرتے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں بالکل اسی پر بات کرنے لگا تھا۔

آگے ٹی ۹۰۔۔

T09-11MAY12 ZAFAR/Ed.Javaid UR6 1150 AM

رضا ربانی۔۔۔۔میں اسی پر بات کرنے لگا تھا لیکن جناب! آپ دیکھیں کہ اس call attention notice پر کم از کم 25, 30 senators نے دستخط کیے ہوئے ہیں اور Minister for Water and Power کے پاس almost ایک ہفتے کا notice ہے۔ اب پونے بارہ ہو رہے ہیں، آج جمعہ ہے، فاضل وزیر صاحب ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ Call attention notice کب لیا جائے گا؟ وہ call attention notice KESC پر ہے، ان کے تشریف نہ لانے کی وجہ سے ہم notice take up نہیں کر سکیں گے۔ پنجاب کا الگ مسئلہ ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔ آپ آج House prorogue کر دیں گے اور یہ بات کھُوہ کھاتے میں چلی جائے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آپ کا call attention notice appropriate time پر لے لیا جائے گا۔ جناب ہری رام صاحب۔

سینیٹر ہری رام: میں سب سے پہلے صدر پاکستان، جناب آصف علی زرداری صاحب کو پانچویں مرتبہ joint session کو خطاب کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب عالی! آصف علی زردای صاحب کی حکمت عملی آپ کے سامنے ہے، انہوں نے یہ کوشش کی کہ سب کو ساتھ لے کر چلیں اور پاکستان کو ترقی کی راہ پر چلائیں۔ وہ NFC award لائے، پختونوں کو خیبر پختونخوا کے ذریعے شناخت دی، گلگت بلتستان کا صوبہ بنایا، ابھی سرائیکی صوبے کا بھی ان کو اعزاز حاصل ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اٹھارہویں ترمیم لائے جس میں اقلیتوں کو ہر صوبے سے ایک seat بھی ملی۔ میں میاں رضا ربانی صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ بڑی کاوش سے یہ bill لائے۔ اس کے بعد انیسویں اور بیسویں ترامیم بھی آئیں۔ جناب! ہماری ہمیشہ سے یہ policy رہی ہے کہ democracy is the best revenge. ہماری بی بی کی یہی policy تھی، ہمارے صدر پاکستان، ہمارے چیئرمین، جناب بلاول بھٹو زرداری کی بھی یہی policy ہے۔ آپ دیکھیں کہ چار سال کے دوران political victimization نہیں ہوئی اور آج پورے پاکستان کی کسی جیل میں کوئی سیاسی قیدی نہیں

ہے۔آپ پچھلی حکومتوں میں دیکھتے رہے کہ سیاسی لوگوں کو جیلوں میں رکھا گیا۔ خود جناب آصف علی زرداری صاحب نو سال ایک مرتبہ اور تین سال دوسری مرتبہ جیل میں رہے اور ان پر کوئی case بھی ثابت نہیں ہوا۔

اس کے علاوہ Labour Unions کو ان کے حقوق دینا، student leaders کو universities میں ان کے حقوق دلانا، جو سات ہزار لوگ سیاسی بنیاد پر نوکریوں سے نکالے گئے تھے، ان کو بحال کرنا، بارہ ہزار contract ملازمین کو مستقل کرنا اور انہوں نے کوشش کی کہ سب سیاسی جماعتوں کو اکٹھا لے کر چلیں۔ ہمارے ساتھ جو coalition partners ہیں، میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ ہمارا دیا ہے۔ میں تو Opposition سے بھی عرض کروں گا کہ خدارا! اس ملک اور عوام پر رحم کریں۔ اگر سب مل جل کر کام کریں گے تو پاکستان کے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

میں پاکستان میں اقلیتوں کے حوالے سے کچھ بات کروں گا کیونکہ یہ میرا حق ہے۔ ہمیں پانچ فیصد کوٹہ دیا گیا ہے، اس پر آج تک implementation نہیں ہوئی۔ یہ اسی House سے pass ہوا تھا مگر ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا۔ آپ اس کو assure کرائیں کہ kindly ہمیں یہ حق دیا جائے۔ ہمارے division میر پور خاص کی بیس لاکھ آبادی ہے جو چالیس سے پچاس فیصد Muslim seats کے ساتھ جڑی ہوئی ہے، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہسپتالوں میں پاکستان کی majority کا زکوۃ اور عشر سے علاج ہوتا ہے جب کہ minorities کا علاج نہیں ہوتا، میں عرض کروں گا کہ وہ بھی ضروری ہے۔ آئین اور قانون میں بھی مذہبی تعلیم ہے، پاکستان میں minorities کو KG class سے اس کا حق دیا جائے تا کہ وہ اپنے مذہب سے واقف ہوں۔ آئے روز اغوا اور مذہب تبدیل کرنے کے معاملات پر بھی بہت تشویش ہے۔ بہت کم cases اخبارات میں آتے ہیں لیکن ہم لوگ جو گاؤں میں رہتے ہیں، ہمیں پتا ہے کہ وہاں پر بہت سے واقعات ایسے ہوتے ہیں اور وہ اخبارات میں نہیں آتے۔ اس سلسلے میں قانون بنایا جائے اور میں اپنے قائد ایوان سے گزارش کروں گا کہ وہ وزارت قانون سے کہیں کہ کوئی ایسا قانون بنائے۔ پی پی کے manifesto میں بھی لکھا ہوا ہے کہ اقلیتوں کے لیے courts قائم کی جائیں۔

**جناب چیئرمین:** Conclude کرلیں۔ شکریہ۔

**سینیٹر ہری رام:** جناب! کراچی میں کچھ واقعات ہو جاتے ہیں، کسی بھی پارٹی کے دو کارکن مر جاتے ہیں تو پورا کراچی بند ہو جاتا ہے۔ اس سے نقصان غریبوں کا ہوتا ہے۔ احتجاج کریں لیکن یہ نہیں کہ کسی کا رکشہ یا گاڑی جلائی جائے، کسی کی دکان تباہ کر دی

جائے۔ آج کل بجلی کا بحران ہے، اگر پنجاب میں ہے تو سندھ میں بھی اتنا ہی بحران ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس احتجاج میں leaders شامل ہوں۔ ان کا کام مسئلے کو سلجھانا ہے، الجھانا نہیں ہے۔ سرکاری دفاتر کا نقصان کیا جاتا ہے، private گاڑیوں اور بسوں کو جلایا جاتا ہے، جس کی بس جل جاتی ہے، اس کا نقصان پوری زندگی پورا نہیں ہوتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ سب مل کر اپنے اختلافات کو چھوڑ کر پاکستان کے لیے سوچیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ روبینہ عرفان صاحبہ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: It will be taken up. Let me finish the agenda at least. That will be taken up. Agha *Sahib*, it will be taken up. Please take your seat.

*(Interruption)*

Mr. Chairman: Agha *Sahib*...., Mushahid *Sahib*, ask him.

*(Interruption)*

جناب چیئرمین: آغا صاحب، آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: You can't dictate things now. At least you must understand these things. Agha *Sahib*, you can't give dictation, please take your seat now. The floor is with Robina Irfan.

Senator Robina Irfan: Mr. Chairman, thank you very much for giving me the floor.

*(Interruption)*

Mr. Chairman: It is issue, I do understand but this is not the attitude, which should be adopted by a member of the parliament. They must realize this thing.

(Interruption)

Mr. Chairman: Robina Irfan *Sahiba*, continue you speech.

Senator Robina Irfan: I am very honoured that you give me the floor to speak about the President's speech.

میرے خیال میں آغا صاحب کی بات بھی صحیح ہے کہ وزیر صاحب دیر سے آئے ہیں، کئی دنوں سے ان کا انتظار تھا and it is a very vital issue کہ پورے ملک میں بجلی کی وجہ سے بدامنی پھیل رہی ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ میری speech سے زیادہ the Minister should be answerable to the House and I will give the floor to the Minister to answer these questions.

آگے T10----

T10−11MAY2012............ ..FANI\ED.RAUF..............12.00NOON........................UR12

جناب چیئرمین: میاں رضا ربانی صاحب یہ ایک Call Attention Notice and it is in your name. اور نوید قمر صاحب یہاں ہیں۔ جی ہاں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to draw the attention of the Minister for Water and Power to a matter of sufficient public importance regarding steps taken by the Government in respect of the breakdown of electricity generation and distribution in Karachi by KESC and also its policy of mass retrenchment.

Mr. Chairman: Minister for Water and Powers.

تسنیم احمد قریشی( وزیر مملکت برائے پانی و بجلی): جناب والا، KESC کے حوالے سے جو Call Attention Notice ہے اس پر میں detail میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہوں گا۔ کل بھی میں یہاں اجلاس میں موجود رہا اور اس حوالے سے میں جو ہمارے معزز سینیٹرز ہیں ان کے objection بھی سنتا رہا ہوں کہ شاید میں وزیر نہیں ہوں۔ میں ابھی قائد ایوان سے گزارش یہ کر رہا تھا کہ میرا کوئی right ہے یا نہیں ہے بطور وزیر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی insulting بات ہے کہ ایک State Minister یہاں بیٹھا ہو اور اس

کو نالائق ثابت کرنے کی کوشش کی جائے اور یہ کہا جائے کہ اس کو کسی چیز کا علم نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو rules and regulations ہمارے ہیں یہ ان کی یہ نفی کرتے ہیں۔

عوام سے جتنی ہمدردی کامل علی آغا صاحب کو ہے میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ہر ورکر اور لیڈر کو ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اصل مسائل کچھ اور ہیں لیکن میں یہاں پر تھوڑی سی کوشش کروں گا KESC کے حوالے سے جو Call Attention Notice آیا ہے اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت KESC ہی میں problem نہیں بلکہ تمام ملک میں لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ہے اور نوید قمر صاحب وفاقی وزیر ہیں جن سے یہاں پر میں سمجھتا ہوں کوئی ضد بازی ہے کہ وہ خود تشریف لائیں اور وزیر مملکت کو ہم مانتے نہیں ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز سے ہمیں احتیاط کرنی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے میرے اندر کی جو بات ہے اس سے میں hurt ہوا ہوں بہرحال پھر بھی میں ہی معذرت کروں گا کہ اگر میرے الفاظ سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ KESC Call Attention Notice کے حوالے سے ہے جس میں اس ایوان کے تمام ممبران خصوصاً کراچی کے ہمارے دوست، کچھ ہماری پارٹی کے لوگ ہیں ان کی طرف سے ہے۔ وہاں پر جو generation ہے یعنی جو پیدا کردہ انرجی ہے وہ 2200 MW کے قریب ہے لیکن اس وقت جو actual generation ہو رہی ہے وہ 1000 MW کے قریب ہے اور پانچ سو میگاواٹ کے قریب نیشنل گرڈ سے دی جا رہی ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ اگر اس کو ہم full time furnace oil پر لے کر بھی چلیں، full consumption بھی رہے تو اس کے کئی reasons ہیں جس کے ساتھ ہماری cost 30 rupees per unit آتی ہے اس سے میں سمجھتا ہوں عوام پر ایک بہت بڑا بوجھ ہوگا۔ اسی حوالے سے میں نے کل بھی عرض کرنے کی کوشش کی تھی اور مجھے موقع نہ دیا گیا تو آج بھی ہمارے وفاقی وزیر صاحب اسی میٹنگ سے نکل کر یہاں آئے، جہاں عوام کے معاملات لوڈشیڈنگ کے حوالے سے discuss کیے جا رہے ہیں اور کل بھی ہم نے وزارت خزانہ سے درخواست کی تھی، صدر صاحب نے بھی کل اسی حوالے سے ایک بھرپور میٹنگ بلائی تھی اور انہوں نے بھی اس معاملے کو priority پر لیا۔ 23 ارب روپے کے قریب جو amount ہے وہ انشاء اللہ آج release ہو جائے گی۔ جس سے لوڈشیڈنگ کا دورانیہ کافی حد تک کم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس وقت کسی سیاسی پارٹی کو point scoring نہیں کرنی چاہیے۔ یہ نہیں کہ یہ وزارت پیپلز پارٹی کے ساتھ ہے، کل کسی اور کے پاس بھی یہ ذمہ داری ہو سکتی ہے لیکن ہمیں وہ کام کرنے چاہییں جس سے ہماری عزت، ہمارے عوام کی عزت بڑھنے پائے اور اس وقت لوڈشیڈنگ سے لوگوں میں frustration بہت زیادہ ہے، اس سے بھی ہمارا انکار نہیں ہے لیکن بات یہ

ہے کہ اس frustration سے کچھ سیاسی پارٹیاں فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہیں تو وہ صرف پیپلز پارٹی کے لیے ہی نقصان دہ نہیں ہے بلکہ پورے ملک کے لیے نقصان دہ ہے۔ آج اگر کسی گرڈ سٹیشن پر حملہ ہوتا ہے تو جو مسئلہ ہم نے چوبیس یا اڑتالیس گھنٹوں میں حل کرنا ہوتا ہے اس کو running position میں لانے کے لیے پھر تین گنا زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ ایسے حقائق ہیں جن سے منہ نہیں چرایا جاسکتا۔ ہم نے تو نہیں چرایا ہمارے دوستوں کو بھی نہیں چرانا چاہیے۔ اس وقت ہمارے بہت ہی سینیئر دوست، سینیٹرز حضرات یہاں موجود ہیں وہ جو بھی سوال کرنا چاہتے ہیں میں حاضر ہوں اور ہمارے وفاقی وزیر صاحب بھی تشریف فرما ہیں وہ بھی جواب دیں گے۔

Mr. Chairman: Mian Raza Rabbani Sahib, any question on your behalf. Naveed Qamar Sahib, this is a Calling Attention Notice. At this point if he wants to put a question, let him put a question and then you should make a reply for that. Five questions are allowed under the rules.

آپ سوال آنے دیں پھر جواب دے دیں۔ ایک جواب تو وزیر مملکت نے دے دیا ہے۔

سید نوید قمر (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی): میں تھوڑی سی گزارش کردوں۔ I have no problem with that also لیکن میرا مقصد یہ ہے جو facts انہوں نے مانگے ہیں وہ بھی دے دوں تو پھر وہ سوال کریں میں جواب دوں گا۔ KESC میں کل جو breakdown ہوا ہے اس حوالے سے بتانا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: Water and Powers Ministry has got two counsels now. O.K let proceed ahead.

Syed Naeed Qamar: Yes sir, I thought I had more than two counsels with the kind of friends that I have in the Senate but nevertheless, sir, yesterday an extraordinary event took place in KESC as you know KSEC not only generates its own power but also takes about 650MW on the average from our old WAPDA system. They take it at four different points. The unusual event that happened yesterday was that there was a tripping at all the four points simultaneously. Yesterday, was an extraordinary day because this

along with another tripping that took place in Balochistan on the Sibi transmission line, really brought us to the point where we were yesterday. There was a lot of shutdown in the country but focusing on KESC because of that not only they were deprived of the 650 MW but their own internal system started tripping and virtually a large portion of the Karachi city was blacked out. But very soon the restoration started and this system was restored within a couple of hours. That is something which happens being mechanical procedure and besides the fact that since we don't have a backup system through which we can meet the shortage according to the supply and the demand. So, when such event occurs except for the fact that we have to restore and rehabilitate those particular Grids when such event takes place and this kind of a condition occurs but this has occurred I think after a very very long time, a few years, that we have seen this kind of a situation in Karachi and it is unusual and steps would now be taken to make sure that those Grids don't get into a tripping situation.

Mr. Chairman: Thank you. Mian Raza Rabbani.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں ، میں آپ کی اجازت سے صرف دو تین منٹ لوں گا۔جناب چیئرمین! یہ جو KESC کا مسئلہ ہے یہ آج کا مسئلہ نہیں ہے اور فاضل وزیر پانی و بجلی اس سے پوری طرح آگاہ ہیں اور KESC کی جو بیرونی management ہے اس کا ایک خاص رویہ رہا ہے اور اس رویے کی وجہ سے KESC کا یہ problem دن بدن بد سے بد تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ KESC کی جو management ہے اس کے حوالے سے میرا پہلا سوال فاضل وزیر صاحب سے یہ ہے کہ KESC کی جو management ہے اس نے wholesale چار ہزار پانچ سو سے لے کر پانچ ہزار ملازمین کو نوکریوں سے برخاست کر دیا اور ان کو شوکاز نوٹس دیئے بغیر، ان پر تشدد کرتے ہوئے، ان پر انسانی دہشت گردی کے مقدمات بناتے ہوئے ان کو انہوں نے فارغ کر دیا۔ ان کے دو معاہدے ہوئے۔ ایک معاہدے میں تو جناب فاضل وزیر صاحب اور خورشید شاہ صاحب بھی میرے ساتھ

موجود تھے، راجہ پرویز اشرف صاحب اس وقت وزیر تھے وہ بھی موجود تھے وہاں پر معاہدہ ہوا ان ملازمین کے بارے میں۔ پھر ان کا ایک معاہدہ ہوا گورنر سندھ اور وزیراعلیٰ سندھ کے ساتھ انہوں نے اس معاہدے کی بھی خلاف ورزی کی۔

آگے جاری-----------------T11

T11-11May2012 ER5/Rafaqat Waheed/Ed: Mohsin Zaidi 12:10 noon

سینیٹر میاں رضا ربانی: (جاری) ان کے دو معاہدے ہوئے۔ ایک معاہدے میں راجہ پرویز اشرف اور خورشید شاہ صاحب موجود تھے۔ وہاں معاہدہ ہوا ان ملازمین کے بارے میں۔ پھر ان کا ایک معاہدہ ہوا گورنر سندھ کے ساتھ اور چیف منسٹر سندھ کے ساتھ۔ انہوں نے اس معاہدے کی بھی خلاف ورزی کی۔ لہٰذا! ایک تو ان کے اس anti-labour اور مزدور کش رویے کی وجہ سے KESC صحیح معنوں میں کام نہیں کر پا رہی۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ جو فاضل وزیر صاحب نے ابھی فرمایا کہ National Grid سے tripping ہوئی، ٹھیک ہے۔ اس کی synchronization کے لیے کچھ گھنٹے نہیں لگے، کراچی شہر کا بیشتر حصہ کل صبح سے late evening تک اندھیرے میں ڈوبا رہا جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو بطورِ احتجاج باہر نکلنا پڑا اور جب شام کو ان کی اور KESC کے system کی synchronization ہوئی تو پھر کہیں کہیں، ٹاواں ٹاواں بتی آنے لگی۔ جناب چیئرمین! میرا سوال فاضل وزیر سے یہ ہے کہ کیوں KESC اپنی full capacity کو استعمال نہیں کر رہی۔ اس کے جو feeders موجود ہیں، ان کو وہ کیوں نہیں چلا رہی؟

چونکہ furnace oil زیادہ expensive ہے، یہ گیس کو استعمال کرتے ہوئے اپنے سارے کے سارے profits بنا کر، پاکستان کے عوام کو لوٹ کر، پاکستان کی دولت کو لوٹ کر، اپنے باہر کے bank accounts میں لے جانا چاہتے ہیں، اس لیے یہ furnace oil کو استعمال نہیں کر رہے اور furnace oil استعمال نہ کرنے کی وجہ سے ان کے کئی grids کام نہیں کر رہے۔ میرا سوال ان سے یہ ہے کہ حکومت ان کو کیوں مجبور نہیں کرتی کہ وہ furnace oil استعمال کریں اور اپنی full capacity پر آئیں۔

میرا آخری سوال ان سے یہ ہے کہ اس ملک کی اعلیٰ ترین شخصیت نے کئی بار Ministry of Water and Power کو یہ بات کہی ہے، اب اگر میں اس بحث میں جاؤں گا تو پھر بات لمبی ہوجائے گی، ملک کی اعلیٰ ترین شخصیت نے ان سے یہ بات کہی ہے کہ اگر

KESC نے اپنی contractual obligations کو meet نہیں کیا، اگر یہ صورتحال بدستور قائم رہتی ہے تو حکومت کو KESC کی management, under the law, take over کرلینی چاہیے۔ جب یہ بات کہی گئی ہے تو پھر why the Ministry of Water and Power is dragging its feet and why is not taking over the management of KESC. Thank you sir.

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

Syed Naveed Qamar (Federal Minister for Water and Power): I am sorry, I was just losing track of some of the questions that were asked. I will try and recall as many as I can, otherwise, I will ask it again.

The first issue was about retrenchment of employees. There is no question on the issue of retrenchment of employees, we certainly feel that KESC management was not in the right. Initially, when they gave the notices, there was agitation and the Government intervened and these people were again taken back. They were not given their posts but only taken back to the extent of being given their pays. In the meantime, twice they offered VSS. The first time, it was a fairly unattractive VSS and people were not willing to take it or at least, most of the people were not willing. Subsequently, they changed that situation also.

Nevertheless, come what may in Pakistan and especially a Government of Pakistan Peoples Party, this is not something which is taken very kindly. Unfortunately, even though it is a public utility, it is still a private sector company and therefore, the laws and the rules that apply there, are still those which apply to any other private sector entity in the country.

*(At this point, the prayers call for Juma−tul−Mubarik was heard in the House)*

Syed Naveed Qamar: Just to conclude the first point, the labour there has invoked legal remedies and the Government will support them all the way in the remedies that they are seeking and insha-Allah, this problem will be resolved amicably.

On the issue of their investing in KESC, yes they have invested in a number of issues particularly, in a large power plant that they have set up at Bin-Qasim of 560 megawatts which is now nearing completion. One portion of it is in fact already completed. Unfortunately, the reason why that is not running is that this is a gas-fired plant. What KESC is asking for is that they should be provided with more gas. Right now, the Sui Southern Gas Company is giving about 212 mmcfd as of last night that I can recall. It is already a huge chunk which is going there. As the honourable Senator rightly pointed out that they are generating their electricity either through the gas-fired plant that they have or the electricity that is imported from the WAPDA system and not using their own plant which are furnace oil-fired. The Government, just in order to facilitate the people of Karachi, had been subsidizing this furnace oil, for a period, last year. As all the tariffs are equalized through the country and the lowest tariff which is of Islamabad (IESCO) is applied to all the DISCOS including KESC, so the consumers at the end of the day, get the Islamabad's tariff and they are able to squeeze this by not using the expensive furnace oil in order to generate electricity.

As you know, the Government is in the process of bringing in additional gas, particularly through the LNG process and we hope that within about six month's time, if the plans go right, we will have another 500 mmcfd coming in through the LNG.

(To be followed by T12)

Syed Naveed Qamar (Minister for Water & Power): (Continue ……T11) We hope that within six months of time if the plan goes right we will have another 500 MMCFT coming in through LNG, through the same Port Qasim area and this particular set of machines will be fired up on LNG alongwith the LPG air mixed. I am sure that the honourable Minister for Petroleum may have talked about but once those things are in then these machines will work and we will be able to take away the 650 MW that we export from the WAPDA system and use it in the rest of the country.

Sir, on the issue of takeover itself, the Ministry of Water & Power does not have any direct authority to take over any entity. The authority lies with the regulator which is NEPRA either to impose penalties or to take any other action including the cancellation of licence or to takeover the company and only they can direct us. We have had numerous discussions with NEPRA on this issue and somehow NEPRA has been reluctant, they feel that under the current legal regime the authority is there but will easily be challenged and in court of law and this will be an exercise in futility. However, if the honourable Senator can help us in guiding us making it a stronger case which can stand up in a court of law then perhaps NEPRA can be asked again to move in this direction.

جناب چیئرمین: نوید قمر صاحب! دو بڑی important باتیں ہیں۔ What immediate steps you are going to take for the relief of the people? Secondly, what Senator Raza Rabbani has pointed out that they are not producing electricity through furnace oil, so, what is the remedy for that, ایوان کو اس بارے میں بتادیں؟

سید نوید قمر: جناب چیئرمین! پہلی چیز آپ جو کہہ رہے ہیں کہ

relief to the people, I am presuming people are talking all over the country on KESC system. Sir, as you know that yesterday when this issue was raised in the Senate I was myself sitting in the control room in NPCC, trying to put things together and by the grace of Allah today our generation has gone up by about 2000 MW just within these 24 hours of course with the help from all the other relevant ministries as well as the highest stockiest in the country. We are now at a point where there is no forced load shedding taking place and we will trying to sustain it for as long as required through pumping in of more furnace oil and more money, till such time the hydel situation starts improving and it is slightly better today compared to the last ten days.

In light of our expectations and then the actual inflows of water, we did have problem at particularly Tarbella but also Mangla. As I have said the situation has improved and we hope with the warmer temperature up in the enactment areas and in Skardu, we will have more water and as hydel generation goes up and that is the area where we can meet this summer demand that comes in a big way. We are monitoring the situation very closely and we will not spare any machine i.e., lying hydel and will move in.

Now on the issue of KESC itself, we have been urging them that they should use those machines, otherwise there is no justification for us to export power from this system and deprive the people of the rest of the country just so that they can run the system in Karachi. As you saw yesterday also that our capacity even if we physically turned them off is hampered by the fact that if in the entire city of Karachi goes into darkness that also does not auger well either for Pakistan or citizens of Karachi or for the economy. So, it has something that we will have to keep on urging them to do. The reasons why they have taken this position is that they would obviously rather get more and more gas from the system and given the fact that Article 158 is invoked that gas can not be used in any

other province and it has to be used in Sindh alone and therefore, KESC becomes the first recipient of that gas before we can give it to any other area. Nevertheless, this is ongoing task and we will continue to urge them to do so. Thank you.

جناب چیئرمین: سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین! ابھی وزیر صاحب نے بتایا کہ اگر ہم اس کو takeover کریں گے تو اس کے بڑے legal complications آئیں گے اور بڑے مسئلے پیدا ہو جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر legal complications آتے ہیں تو انہیں handle کرنا زیادہ آسان ہے، ہمیں سڑکوں پر پیدا ہونے والی صورت حال کو دیکھنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں تاکہ کسی اور کو بھی موقع مل سکے۔

سینیٹر سعید غنی: جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر KESC اپنے فرنس آئل کے units کو چلانا شروع کر دے تو صرف یہ نہیں کہ کراچی کے لیے بجلی پوری ہو جائے گی بلکہ وہ واپڈا سے جو MW 750 بجلی لے رہے ہیں، وہ بچ سکتی ہے اور ملک کے دوسرے حصوں میں جا سکتی ہے جس سے حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ جناب والا! مسئلہ یہ ہے کہ KESC نے نہ صرف واپڈا کو blackmail کرنا شروع کیا ہوا ہے، نہ صرف یہ کہ SSGC کو blackmail کرنا شروع کیا ہوا ہے بلکہ وہ حکومتِ پاکستان کو بھی blackmail کرتی ہے، وہ وہاں crisis پیدا کرتی ہے اور پیسے مانگ کر دوسرے اداروں کو ناکام بنا کر کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنے کام چلائیں۔ جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ ہم جتنی بھی debate کر لیں end of the day آپ کو KESC کو takeover کرنا پڑے گا، اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی راستہ نہیں اگر آپ اس ملک سے بجلی کا بحران ختم کرنا چاہتے ہیں، کراچی اور ملک میں law and order کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر ان کے contract کے اندر کوئی problem ہے تو پارلیمنٹ سے کوئی نئی legislation کرا لی جائے، کوئی نیا راستہ نکالا جائے، ہماری judiciary کو جا کر کچھ چیزیں سمجھائی جائیں کہ KESC کو takeover کرنا اس ملک کے لیے بہتر ہو گا۔

Mr. Chairman: Thank you, this is your suggestion. Next Ilyas Bilour *Sahib.*

آپ کو باری ملے گی، میرے پاس جس ترتیب سے نام ہیں، میں نے اسی ترتیب سے پڑھنے ہیں، for God's sake آپ اسے دیکھیں۔ جی بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: شکریہ جناب چیئرمین! میں معزز وزیر صاحب سے دو تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ کہ مالاکنڈ میں ایک hydro project ہے، اس کی مشینری خراب ہوئی ہے، اس مشینری کو ابھی تک کیوں نہیں ٹھیک کیا گیا؟ نمبر ۲۔ کوہستان اور الائی وغیرہ میں ڈیموں کی کیا position ہے؟ اگر وہ hydro بن جائیں تو پھر بھی مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ جناب والا! میں اصل میں KESC کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ مشرف کے دور میں جب اسے disinvest کر رہے تھے، میں، رضا ربانی، ہم سب لوگوں نے کہا تھا کہ خدارا! اس کو disinvest نہ کریں، اس وقت بجلی کی حالت اتنی بری نہیں سے تھی جو آج ہے۔ KESC تین جگہوں پر فروخت ہوئی ہے اور اس وقت اسے third party چلا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں، .we have short of time آج جمعہ ہے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ KESC ایسے ٹھیک نہیں ہو گی جب تک حکومت اسے پھر nationalize نہ کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شاہی سید صاحب۔

سینیٹر شاہی سید: جناب چیئرمین! میں سوال کروں گا، میرے پاس تین سو سوال ہیں۔ میں سو سوالوں کے برابر ایک سوال کروں گا۔

جناب چیئرمین: آپ ضابطے کے مطابق ایک ہی سوال کر سکتے ہیں۔

سینیٹر شاہی سید: جناب والا! پچھلے رمضان المبارک کے مہینے میں جب وفاقی وزراء رضا ربانی صاحب، فاروق ستار صاحب اور کچھ دوسرے لوگ کراچی آئے اور ہڑتال ختم کرائی، وہاں جو ہنگامہ ہوا تھا اس ہنگامہ کے بعد Chief Executive KESC Mr. Tabish نے FIR کٹوائی اور اس میں 788 کی دفعہ لگائی گئی اور میں جتنا تھوڑا بہت جانتا ہوں اس کے مطابق 788 دہشت گردی کی دفعہ ہے۔ جناب والا! وہ لوگ جو 40 40, 35 35 سالوں سے KESC کے ملازمین تھے، ان میں سے 35 آدمیوں نے رمضان کا پورا مہینہ اور عید کے دن جیل میں گزارے۔ میری وزیر صاحب سے استدعا ہے کہ اس کی رپورٹ دیں۔ (جاری ------T13)

T13−11May2012 Ashraf/Ed. Altaf Er.3 1230

سینیٹر شاہی سید: جاری--

دوسرا سوال، غیر ملکی کمپنی ابراج فراڈ ہے، سفید ہاتھی ہے۔ اگر یہ غیر ملکی ہے تو مجھے ایک غیر ملکی کا نام بتائیں کہ اس کمپنی میں کون ہے تاکہ ہمیں پتا چلے۔ سوال نمبر تین۔

Mr. Chairman: Please confine yourself to one question, please, please. There is a short of time

اوروں کو بھی موقع دینا ہے۔ اگر ایک آدمی پانچ، پانچ دس دس سوالات کرنے شروع کر دے تو باقی ممبران کو opportunity نہیں ملے گی۔ please confine yourself to one question.

سینیٹر شاہی سید: آخری سوال ہے جی، آخری سوال۔ بنکوں سے جو قرضہ لیا گیا اس کی گارنٹی کس نے دی؟ وہ اربوں کھربوں روپے ہیں۔ کیا وہ Government of Pakistan ادا کرے گی؟ اس سفید ہاتھی میں بااثر لوگوں کے لوگ نوکر ہیں جو دس دس لاکھ روپے مہینہ لے رہے ہیں۔ آج ہزاروں مزدوروں کو، لیبر کو، ڈرائیوروں کو نکالا گیا ہے اور آپ چاہے کمیٹی مقرر کریں، اس پر special committee بنائیں۔ میں ثبوت دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: Thank you, جی ہمایوں خان۔ آپ کا اور کامل علی آغا کا نام آرہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں، تاکہ آپ جو question raise کریں apart from Calling Attention Notice, your concern is about electricity. آپ بات کرلیں تاکہ minister *sahib* respond کرسکیں۔

سینیٹر ہمایوں خان: ٹھیک ہے جناب، I will confine myself to one question. Sir, Minister Sahib نے بتایا ہے کہ انہوں نے جو investment کرنی تھی اور as per agreement انہوں نے investment کی لیکن وہ gas fired engines ہیں۔ پہلے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ investment and agreement ہوا اس وقت بھی position clear تھی کہ ہمارے ملک میں گیس کی پوزیشن کیا ہے۔ کیا یہ اس agreement میں لکھا ہوا تھا کہ اس میں gas fired engines ہوں گے اور جب یہ ہوگیا ہے تو اب اس کے لیے کیا کوئی remedy ہے کیونکہ گیس تو ہمارے پاس بالکل نہیں ہے۔ کیا اس کو کسی دوسرے fuel میں convert کیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟

**جناب چیئرمین:** Calling Attention Noticeمیں نہیں تھا لیکن چونکہ یہ ایسا burning issueتھا جس پر point of orderآپ نے بھی raise کیا اور میں کامل علی آغا کو floorدیتا ہوں تاکہ پھر Minister Sahib respond کر سکیں۔ جی کامل علی آغا صاحب۔

**سینیٹر کامل علی آغا:** میں سب سے پہلے بڑے افسوس سے یہ بات کہوں گا کہ مجھے اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ حکومت اس اہم عوامی مسئلے پر کسی نہ کسی طریقے سے اس کو bulldoze کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے ruling دی اور افسوس سے کہہ رہا ہوں کہ آج آپ ایجنڈا لے کر بیٹھ گئے۔ آپ کی ruling تھی کل اور آج وزیر صاحب کو یہاں پر ہونا چاہیے تھا اور نہ ہونے کی وجہ سے، جناب! اگر آپ نے Call Attention Noticeلینا تھا تو پھر آپ نے آج وہ تقریریں کیوں کروالیں۔ وہ تو اگلے سال بھی ہو جانی تھیں، خیر تھی۔

**جناب چیئرمین:** آپ question کرلیں۔ آپ performance پر اور you start criticizing the conduct of the Chair, then it is up to you. یہ آپ پر ہے۔

**سینیٹر کامل علی آغا:** جناب چیئرمین! آپ اگر اس طرح ہمارے ساتھ، ممبران کے ساتھ بحث کریں گے اور یہ controversyآپ کی طرف سے پیدا ہو گی تو ہماری، اس ہاؤس کی کیا performance ہو گی چھ سال ہیں۔ مجھے تو افسوس ہو رہا ہے جناب۔

**جناب چیئرمین:** آپ question کرلیں۔

**سینیٹر کامل علی آغا:** اس بات پر بڑا افسوس ہو رہا ہے جناب۔ کیا میں نے سوال کرنے ہیں کہ ساری کی ساری اس motion پر ہماری تقاریر موجود ہیں۔ آپ کو حکم دینا چاہیے تھا اور آپ نے ruling دی تھی کہ Minister Sahibآ کر اس کا جواب دیں۔ یہ تھی بات۔ اب میں اس کو مختصر کرنے کے لیے کچھ بات کرنا چاہوں گا کہ جناب مجھے اور اس ہاؤس کو بتایا جائے کہ ایک دم یہ اتنا بڑا عذاب کیسے نازل ہو گیا کہ لوگوں کے گاؤں کے اندر، rural areas کے اندر چار چار دن بجلی نہیں آرہی، چھ چھ دن بجلی نہیں آرہی اور کوئی پوچھنے والا نہیں اور اب لاہور شہر کے اندر چھ چھ گھنٹے بجلی نہیں آتی۔ یہ ایک دم عذاب کیا نازل ہو گیا؟ فیصل آباد کے اندر، ملتان کے اندر اور کل جو وہاڑی کے اندر ہوا۔ جناب! کل ہمارے ایک ممبر پارلیمنٹ کے دفتر پر حملہ ہوا۔ کل ممبر پارلیمنٹ پر ہو گیا ہے اور کل

پارلیمنٹ پر حملہ ہو جائے گا کیونکہ لوگ اتنے مشتعل ہو چکے ہیں اس عذاب کی وجہ سے۔ یہ کیا عذاب ہے؟ یہ بتایا جائے اور انہوں نے انرجی کانفرنس کی جس کے اندر انہوں نے اس مسئلے کو resolve کیوں نہیں کیا اور ہمیں ایک دوسرے کی تعریفیں کرکے دکھاتے رہے۔ وزیر اعلیٰ کی تعریف وزیر اعظم کر رہے تھے اور وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم کی تعریفیں کر رہے تھے اور مشاہد حسین سید صاحب وہاں پر ایک فارمولا لے کر گئے جس پر انہوں نے توجہ نہیں دی۔ کیا اس کو پڑھا بھی ہے کہ نہیں پڑھا؟ کیوں نہیں پڑھا؟ اگر پڑھا ہے تو اس کا کیا کیا ہے؟ کیا وہ حل نہیں تھا؟ اگر circular debt ختم ہو جاتا تو کم از کم سال یا چھ ماہ کے لیے اس ملک سے عذاب ختم ہو جاتا۔ اور مل کر بیٹھ کر سوچتے کہ آئندہ کیا کرنا ہے۔ اس کا جواب دیں۔

**جناب چیئرمین:** وزیر پانی و بجلی اس کا جواب دیں۔

**سینیٹر محمد زاہد خان:** مجھے تھوڑا سا وقت دیں جناب۔

**جناب چیئرمین:** دیکھیں جمعہ کی نماز کا وقت ہے you do realize things that we are short of time.

**سینیٹر زاہد خان:** چند سیکنڈ دے دیں۔

**جناب چیئرمین:** جی، جی زاہد خان۔

**سینیٹر محمد زاہد خان:** معزز وزیر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح الیاس خان نے کہا ساڑھے چار سو میگاواٹ جون سے پہلے سسٹم میں آنا تھا الائی خاوڑ کا، دبیل خاوڑ کا اور خان خاوڑ کا اور ابھی تک وہ آیا بھی نہیں ہے اور جو یہ مشکلات ہیں، جو عوام کے لیے آپ کہتے ہیں، آپ نے گول مول بات کی، ذرا یہ clear کر دیں کہ تین تین گھنٹے لوڈشیڈنگ ہے شہروں میں اور یہ میں صرف پنڈی کی بات کر رہا ہوں، باقی جگہوں کی نہیں کر رہا۔ صرف ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے اور اسی طرح ہمارے صوابی میں بائیس گھنٹے بجلی نہیں ہوتی، صرف دو گھنٹے بجلی ہوتی ہے۔ اس کا ازالہ کب تک ہو گا؟

**Mr. Chairman:** Thank you, you have crossed the time, check it now.

سید نوید قمر: Sir, I hope کہ میں نے سارے ہی questions نوٹ کر لیے ہیں۔ پہلا سوال انہی projects کے بارے میں تھا۔ خان خاوڑ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ وہ operate کر رہا ہے اور اس وقت بھی بجلی دے رہا ہے لیکن دبیل خاوڑ اور الائی خاوڑ وہ اس سال شروع ہو جائیں گے اور جیسے جیسے پانی آئے گا تو we will start testing them. اور اس کے بعد I don't have the exact dates on these. لیکن یہ مجھے پتا ہے کہ یہ اگلے مہینوں میں آنے ہیں۔ اس کے علاوہ جناح ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ جو بیراج پر بنا ہوا ہے اس کی testing بھی شروع ہو گئی ہے اور وہ بھی بجلی produce کرنا شروع ہو گیا ہے۔

جناب! KESC کے بارے میں کچھ باتیں کی گئیں کہ ظاہر ہے جو لوگ نکالے گئے ہیں ان کے بارے میں، میں بتا تو چکا ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ honourable Senator کی طرف سے ایک اچھی suggestion آئی ہے کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے where individual case can be looked at threadbare and collectively بھی دیکھا جائے کہ how can this issue be resolved? اس معاملے میں کہ ان کے ساتھ جو جو زیادتی ہوئی ہے۔ دوسرا over all KESC کی situation کو ہم کس طرح بہتر کر سکتے ہیں either through legal means or through any other means.

جہاں تک جذبات کا تعلق ہے تو

I share the same with honourable Senators. However, we have to, as a government move according to the laws and the tools available with us.

جہاں تک یہ issue ہے کہ آیا ابراج foreign company ہے یا نہیں ہے، First of all اگر ابراج نہیں بھی ہوتی if they are important to the company, there was no bar کہ وہ نہیں لے سکتی لیکن Abraj is primarily owned in the Middle East. ان کی management وغیرہ پاکستانی ہے لیکن mainly اس کا capital Middle East سے آتا ہے۔ رمضان میں جو situation ہوئی تھی، yes, again it was unfortunate and we will certainly be much more vigilant on it.

جہاں تک ان کا یہ سوال ہے کہ جب یہ پاور پلانٹ لگا رہے تھے تو کیا اس وقت پتا نہیں تھا کہ ہمارے پاس گیس نہیں ہے اور یا ہمارے پاس کوئی alternate fuels ہیں؟ پہلی چیز تو یہ ہے کہ جیسے میں نے خود اپنے جواب میں کہا کہ گیس کے بغیر ہمارا ملک چل

ہی نہیں سکتا۔ جو ہمارے پاس گیس نہیں ہے وہ ہمیں import کرنی پڑ رہی ہے اور جیسے ہی وہ گیس آئے گی تو یہ plants fire up ہو جائیں گے۔ KESC نے ایک اور پلانٹ کے ذریعے معاہدہ کیا ہوا ہے جہاں وہ پلانٹ furnace oil سے coal پر convert کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ وہ conversion ہو گئی and it takes about 12 months. جب وہ conversion ہو گئی تو وہ plants بھی چلنا شروع ہو جائیں گے کیونکہ coal is even cheaper than at least the LNG and some of the imported gas that we have. So, that will be much more. Sir

یہاں پر issue آیا ایک دو شہروں کا----- جاری----------

T14−11MAY2012 FAZAL\Altaf 12:40 UR7

سید نوید قمر جاری ہے---- جناب! یہاں پر ایک issue آیا ہے۔ ایک تو شہروں کی میں اس وقت situation بتادوں کہ اس وقت پاکستان کے کسی حصے میں کوئی forced load-shedding نہیں ہو رہی ہے۔ جو بھی load shedding ہے وہ schedule جو post energy conference بنا ہے اس کے مطابق ہے۔ پچھلے کچھ دنوں میں جو 12,12 گھنٹے ہو رہی تھی even up to yesterday وہ انشاءاللہ اس وقت بھی نہیں ہے and we will try and ensure کہ یہ نہ ہو۔

باقی جو honourable Senator *Sahib* سے اس بات پر بالکل energy conference میں فیصلے ہوئے تھے میں متفق ہوں کہ ہمیں کچھ savings بھی کرنی تھیں through conservation measures اب وہ savings تب آئیں گی جب سارے صوبے اس میں حصہ لیں گے۔ تین صوبوں نے notify بھی کر دیا ہے اور implement بھی کر دیا ہے۔ ایک صوبہ the host province instead of implementing those decisions has actually gone on agitation. Agitation سے نہ بجلی زیادہ بنے گی نہ بچے گی۔ اگر وہ اپنی ہی بلائی ہوئی کانفرنس کے جو فیصلے تھے ان کو implement کر دیں تو اس سے بھی ہمیں اچھی خاصی بجت ہو جاتی ہے۔ 800 ,700 میگاواٹ اگر ہمارے بچ جائیں تو وہ جیسے ہمارے تین پاور پلانٹس additional لگ گئے۔ تو I would urge them that they should change their boards from agitation to cooperation تاکہ لوگوں کا کوئی فائدہ ہو۔ اس میں تو لوگوں کا اور نقصان ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! بات ہوئی چوہدری شجاعت صاحب کے فارمولا کی۔ I certainly endorse it, we will be able to get other province also come on board لیکن جو Prime province ہے جس کا سب سے بڑا share ہے NFC میں they are not on board. پھر تو یہ فارمولا چل ہی نہیں سکتا۔ تو what we would again urge is اگر تو لوگوں کا درد ہمارے دل میں ہے پھر تو ہمیں مل بیٹھ کر اس کو solve کرنا ہوگا۔ اگر نہیں تو پھر ہر ایک اپنی اپنی سیاست الگ الگ ہی کرے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Jahangir Bader *Sahib*.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Thank you, Mr. Chairman, I beg to move that the committees on Government Assurances, Problems of Less Developed Areas, Rules of Procedure and Privileges, House Committee, Finance Committee of the Senate and the Standing Committees for various Ministries comprising the members as proposed in the list be elected and the honourable Chairman be authorized to make such changes in the composition of these committees as and when he may deem fit.

Mr. Chairman: I put the question before the House that it has been moved that the committees on Government Assurances, Problems of Less Developed Areas, Rules of Procedure and Privileges, House Committee, Finance Committee of the Senate and the Standing Committees for various Ministries comprising the members as proposed in the list be elected and the honourable Chairman be authorized to make such changes in the composition of these committees as and when he may deem fit.

*(The motion was carried)*

Mr. Chairman: The motion is adopted. I will now read out the prorogation order received from the President:

"In exercise of the powers conferred by Article 54 (1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on 11th May, 2012."

Sd/-

(Asif Ali Zardari)

President,

Islamic Republic of Pakistan

-----------

*[The House was then prorogued sine die]*

-----------